إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۲۵۴

قیمت فی پرچہ ا

قیمت سالانہ پیشگی ۶ للعہ

نمبر ۴۹	مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۹ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۸ ھ	جلد ۱۷

حضرت خلیفۃ المسیح کا مکتوب برادران جماعت کے نام

تحریک چندہ جلسہ سالانہ کا حیرت انگیز جوش سے استقبال

بقایا چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کی جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری تحریک چندہ جلسہ سالانہ گو نہایت ہی تنگ وقت میں شائع ہوئی تھی۔ لیکن جماعت نے حیرت انگیز جوش سے اس کا استقبال کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بعض جماعتوں اور احباب نے مقررہ چندہ سے ڈیوڑھا۔ دوگنا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ چندہ بھیجا ہے۔ اور بعض جماعتیں جن کے بعض آدمی تبدیل ہو چکے تھے۔

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل سے بعافیت صحت ہیں۔ ۱۳۔ دسمبر خطبہ جمعہ حضور نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ۱۱ و ۱۲۔ دسمبر خوب زور سے بارش ہوگئی۔

مولوی اللہ دتا صاحب انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کی دعوت پر ان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے ۱۳۔ دسمبر گئے۔

مولوی محمد یار صاحب آریہ سماج امرتسر کی طرف سے منعقدہ مذہبی کانفرنس میں مضمون پڑھنے کے لئے بھیجے گئے۔

شیخ محمود احمد صاحب معہ اپنے بھائی شیخ ابراہیم علی صاحب ۱۳۔ دسمبر مصر کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں اسلامی دنیا کے نام سے اخبار جاری کریں گے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

یا طوفان وغیرہ کا ان پر اثر پڑا۔ انہوں نے باوجود اس کے کہ رقم مقرر کردہ ان کی طاقت سے زیادہ تھی۔ اس رقم کو پورا کر دیا۔ اور دس بارہ دن کے اندر ساڑھے دس ہزار روپیہ کی رقم جمع ہو چکی ہے۔ اور اس کے علاوہ ڈیڑھ ہزار کے قریب رقم کے وعدے آچکے ہیں۔ اور دو ہزار روپیہ بیرونی جماعتوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ جن کو اس وقت تک اطلاع بھی نہ پہنچی ہوگی۔ پس ان رقوم کو شامل کر کے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ مقررہ رقم سے چودہ ہزار روپیہ آچکا ہے۔ اور صرف آٹھ ہزار کی رقم کا مطالبہ باقی ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ بقیہ جماعتیں اور افراد بھی جلد سے جلد اپنے فرض کی طرف توجہ کر کے ثواب کی مستحق ہونگی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فرض کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ایسے اخلاص سے کام کرنے کی توفیق دے۔ کہ جو ان کے عرفان کو بڑھانے کا موجب ہو اور تعلق باللہ کو مضبوط کرے۔

مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کے علاوہ بقایوں کی ادائیگی کی طرف بھی احباب نے خاص توجہ کی ہے۔ اور ایک معتدبہ رقم اس مد میں بھی ارسال کی ہے۔ میں احباب کو اس طرف بھی مزید توجہ دلاتا ہوں۔ تا کہ مالی پریشانی دور ہو۔ اور سلسلہ کے کارکن زیادہ اچھی طرح کام کر سکیں۔ اور کاموں میں روک نہ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

سالانہ جلسہ کے متعلق ضروری اطلاعات

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ہوگا۔ ۲۰ دسمبر بروز جمعرات ریلوے سٹیشن سے ویک اینڈ ٹکٹ واپسی مل سکیں گے۔ جن میں آمد و رفت کے کرایہ میں بہت رعایت ہوگی۔ مثلاً اگر کسی ریلوے سٹیشن سے قادیان مثلاً تک آمد و رفت کا تیسرے درجہ کا کرایہ دو روپے ہو۔ تو ویک اینڈ ٹکٹ سوا روپیہ میں مل جائے گا۔ اور یہ ٹکٹ یکم جنوری سنہ ۱۹۳۰ء تک کار آمد ہوگا۔ یعنی جس سٹیشن سے ٹکٹ خرید ا گیا ہوگا۔ اس پر یکم جنوری سنہ ۱۹۳۰ء کی رات کے ۱۲ بجے تک واپس آنے کے لئے کام دے سکے گا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ویک اینڈ ٹکٹ پر سفر کرتے ہوئے کسی درمیانی سٹیشن پر سفر منقطع نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ ٹکٹ بیکار ہو جائے گا۔

جو اصحاب دور دراز مقامات سے تشریف لانے والے ہوں۔ اور ۲۶ دسمبر کو روانہ ہو کر ۲۷ دسمبر جلسہ میں شریک ہو سکتے ہوں۔ انہیں کرسمس کے رعایتی واپسی ٹکٹ خریدنے چاہئیں۔ جو ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء تک کار آمد ہو سکیں گے۔ یہ ٹکٹ ۱۳ دسمبر سے ملنے شروع ہوگئے ہیں۔ اور اخیر دسمبر تک ملتے رہیں گے۔ اس کے لئے کم از کم سفر سو میل کی شرط ہے۔ اور کرایہ میں حسب ذیل رعایت ہوگی۔

فرسٹ اور سیکنڈ کلاس	ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا ½ کرایہ۔
انٹر کلاس	ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا ½ کرایہ
تھرڈ کلاس	ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا ¾ کرایہ

احباب کو یہ بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۱۵ دسمبر سے محکمہ ریلوے نے ٹکٹ کے ساتھ بغیر کرایہ سامان لے جانے کے وزن میں تبدیلی کر دی ہے۔ اب تیسرے درجہ کے ٹکٹ پر ۲۵ سیر، انٹر کے ٹکٹ پر ۳۰ سیر اور سیکنڈ کے ٹکٹ پر ۴۰ سیر تک اسباب کا کوئی کرایہ نہیں دینا پڑے گا۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب خیال رکھیں

احباب اس بات سے ناواقف نہیں ہونگے۔ کہ قادیان میں بہت سے غرباء، مساکین و یتیمی رہتے ہیں۔ جن کی ضروریات مختلف اوقات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پوری کرتے رہتے ہیں۔ اس سال چونکہ مالی تنگی زیادہ ہے۔ اس لئے جیسا کہ احباب گذشتہ اجتماعات پر بھی غرباء کا خیال کر کے ان کے لئے مستعمل و غیر مستعمل دونوں قسم کے کپڑے لاتے رہے ہیں۔ اس سال بھی ضرور لائیں۔ پارچات مستعمل ہوں یا غیر مستعمل جیسی توفیق ہو۔ پہننے کے قابل ہوں۔ یا اوڑھنے کے ہر قسم کے کپڑوں کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ احباب میری اس درخواست پر توجہ فرما کر غرباء کی دعائیں لینگے۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

اخبار احمدیہ

لجنہ اماء اللہ امرتسر کا سالانہ جلسہ

لجنہ اماء اللہ امرتسر کا سالانہ اجلاس ۱۰ دسمبر برمکان جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم بوقت ایک بجے منعقد ہوا۔ شہر کی معزز غیر احمدی مستورات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اور قادیان سے استانی صاحبہ میمونہ بیگم کو لیکچر دینے کے لئے تکلیف دی گئی تھی۔

تلاوت قرآن شریف استانی صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ پھر اس کا ترجمہ بھی نہایت دلچسپ پیرایہ میں کیا۔ اس کے بعد نظمیں پڑھی گئیں۔ سکرٹری صاحبہ نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور حاضرات کو لجنہ کے مقاصد سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد مکرمہ صدر صاحبہ نے کفائت شعاری پر چند نصائح بہنوں کو پڑھ کر سنائیں۔ پھر میں نے اتحاد پر مضمون پڑھا۔ پھر عزیزہ مسعودہ خاتون صاحبہ کا مضمون رواج پردہ پر پڑھا گیا جس میں بتایا گیا۔ کہ ایک طرف تو عورت کو بالکل ہی گھر میں قید خانے کی طرح بند کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف بالکل مغربی تقلید ہے۔ جو اصل اسلامی پردہ ہے۔ وہ دونوں میں مفقود ہے۔ پردہ وہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جو کہ اسلامی پردہ ہے۔ اور جو ہماری روزانہ ضروریات زندگی کے پورا کرنے میں بالکل حارج نہیں۔ بعد ازاں استانی صاحبہ نے تقریر کی اور عورتوں کو ضرورت وقت اور ادائے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ زیادہ تر تعلیم نسواں پر زور دیا۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ حاضرات کی تواضع چائے اور شیرینی سے کی گئی۔ اس کے بعد وہ اشیاء جو امسال قادیان کی نمائش کے واسطے لجنہ امرتسر نے تیار کی ہیں۔ ان کی ایک الگ کمرہ میں نمائش کی گئی۔ حاضرات میں تقریباً نصف غیر احمدی مستورات تھیں۔ جن میں سکرٹری صاحبہ انجمن دار الخواتین اور صدر صاحبہ انجمن اتحاد الخواتین بھی تھیں۔ سکرٹری صاحبہ انجمن دار الخواتین نے کچھ اشیاء جو کہ ان کے سکول کی لڑکیوں نے بنائی ہیں۔ فروخت کرنے کے واسطے دیں۔ میں تمام حاضرات کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خاص کر ان بہنوں کا جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے شبانہ روز محنت کی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خاکسار مسعودہ خاتون دختر قاضی محمد حنیف صاحب۔ جائنٹ سکرٹری لجنہ اماء اللہ امرتسر

عزت افزائی

ہماری جماعت کے معزز رکن اور سرگرم مبلغ علامہ عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کلکتہ گورنمنٹ کی طرف سے کلکتہ یونیورسٹی سینیٹ کے لئے رکن نامزد کئے گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کلکتہ اس اعزاز پر ان کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہے۔ خاکسار سید کریم بخش سکرٹری تبلیغ کلکتہ

لودھراں میں عیدگاہ کی تعمیر

عیدگاہ کے لئے ایک کنال اراضی چاہ قاسم والہ سے ملک احمد بخش صاحب قوم لودھر احمدی نے دی ہے۔ جس کا انتقال بنام انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ہو گیا ہے۔ جماعت لودھراں میں یہ دوسری احمدی مسجد بن رہی ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم اس جماعت میں برکت دے۔ خاکسار محمود خان سیکرٹری انجمن احمدیہ لودھراں

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی بابو فضل الٰہی صاحب کو ملازمت کے سلسلہ میں کچھ مشکلات ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دور کرے۔ خاکسار کرم الٰہی گوجرانوالہ (۲) احباب جماعت سیکشن گریڈ کے امتحان میں میری کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار چوہدری محمد حیات سب پوسٹ ماسٹر تونسہ (۳) بابو محمد منیر شاہ صاحب احمدی کی اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار حکیم عبد الواحد بالاکوٹ۔ (۴) میرے بڑے بھائی صاحب سخت علیل ہیں۔ جملہ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حاجی بقا اللہ سپرنٹنڈنٹ بھوپال (۵) خاکسار بوجہ بخار اور پیٹ درد بیمار ہے۔ اور خاکسار کا پھوپھی زاد بھائی غلام حیدر صاحب احمدی ذات الجنب سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار علی محمد احمدی بمقام مرالہ (۶) میرے دو بچے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ شاہ محمد از گجرات

دعائے مغفرت

(۱) ہمیں یہ معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا۔ کہ خان عبد المجید خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ڈھوان کی ہمشیرہ صاحبہ جو مخلص خاتون تھیں ۱۶ نومبر کی صبح کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ۔ ہمیں اس صدمہ میں خان صاحب کے خاندان اور مرحومہ کے خاوند خان شریف احمد صاحب نسر جیکلانت سے بہت ہمدردی ہے احباب مرحومہ کیلئے دعا مغفرت کریں۔

(۲) میرے ماموں میاں فخر الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خدام میں سے تھے ۲۶ نومبر انتقال کر گئے ہیں۔

احباب دعائے مغفرت کریں۔ محمد فضل بالی۔ احمدی بھیرہ (۳) خاکسار کا بھائی عبد الغنی مورخہ ۔۔ دسمبر فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار خدا بخش زمیندار احمدی گوکھووال (۴) میرا لڑکا سلطان احمد ۔۔ نومبر سنہ ۱۹۲۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۹ قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۹ء جلد ۱۷

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد

ہر عقلمند اور واقف انسان بلا تامل تسلیم کرے گا۔ کہ زمانہ حاضرہ اپنے حالات اور واقعات کے لحاظ سے اس قسم کا ہے۔ کہ اس سے زیادہ خطرناک زمانہ اور اس سے بڑھکر ہیبت ناک گھڑی دُنیا کے بسنے والوں پر شائد ہی اس سے پہلے کبھی آئی ہو۔ اس قدر ہلاکت آفرین اور تباہی خیز نظارے چشم عالم نے بہت ہی کم دیکھے ہونگے۔ لیکن یہ امر بہت حیران کن ہے۔ کہ اس قدر تازیانے اور مصائب پڑنے کے باوجود اہل دُنیا ہوش میں آنے کا نام نہیں لیتے۔ اور اس امر پہ کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ وُہ رحیم و کریم ہستی جس نے انسان کو پیدا کرکے اسے اشرف المخلوقات کا درجہ عطا فرمایا۔ کیا بلا وجہ اور بلا سبب اس پر مصائب اور آلام کے پہاڑ گرا رہی اور اُسے تباہی و ہلاکت کے گھاٹ اتار رہی ہے اور اس حالت کی ذمہ واری کس حد تک خود انسان کے اعمال اور افعال، رفتار اور گفتار پر منحصر ہے ؎

وہ دن اب بالکل قریب آ رہے ہیں۔ جو عہد انگریزی میں ہندوستانیوں کے لئے فرصت و فراغت اور سرکاری ملازمتوں سے رخصت کے دن سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان ایام میں قریباً تمام سرکاری صیغہ جات اور اُن کے متعلقہ ادارات چند یوم کے لئے بند کر دئے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے۔ کہ وُہ کچھ یوم اپنے حسب منشاء گذار کر نئے سال کے لئے پوری سرگرمی سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں ؎

ہر ایک ہوشمند انسان سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وُہ اپنی عمر عزیز کا کوئی ایک لمحہ بھی رائگاں نہیں جانے دے گا۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ دُنیا کے بڑے بڑے مدعیان تہذیب و تمدن اور صاحبان علم و بصیرت ان ایام کو بالکل ضائع کر دیتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وُہ ختم ہونے والے سال پر غور کرتے۔ اور سوچتے ان کی ذات کے لئے۔ ان کی قوم کے لئے۔ ان کے مذہب اور دین کے لئے اور پھر ساری دنیا کے لئے مختلف نقطہ ہائے نظر سے یہ سال کیسے گذرا۔ کیا گذرنے والا سال دُنیا کے لئے مفید رہا ہے، یا نقصان دہ۔ اس سال کے نیک اثرات سے بہرہ اندوز ہونے یا بُرے اثرات سے محفوظ رہنے کے ذرائع پر غور کرتے۔ اور پھر نئے سال کے لئے اپنے لئے ایک ایسا پروگرام اور ایک ایسا نصب العین تجویز کرتے۔ جو ان کی ذات کے لئے فائدہ مند ہوتا۔ اُن کی قومی ترقی کا موجب ہوتا۔ دُنیا کے ارتقاء اور اس کی نجات کا باعث ہوتا۔ پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے پے بہ پے جو عذاب دنیا پر نازل ہو رہے ہیں۔ ان سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہو سکتا۔ لیکن نہیں وُہ لوگ جو اپنے آپ کو بہت بڑے عالم بہت بڑے حقیقت شناس اور طریقت آگاہ سمجھتے ہیں۔ کبھی اس طرف غور نہیں کرتے۔ وہ ان فراغت کی گھڑیوں سے بجائے کوئی فائدہ اٹھانے کے انہیں نہایت لاپرواہی سے ضائع کر دیتے ہیں۔ کئی تو یہ ایام گھوڑ دوڑوں اور ریسز میں شامل ہو کر جوا بازی میں گذار دیں گے کئی بصرف زر کثیر ان مقامات پر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں کرسمس کے میلے نہایت تزک و احتشام سے منائے جاتے ہیں۔ اور جو بہت سوچ سے کام لیں گے۔ وُہ سیاسی مجالس اور ملک کے اندر بد امنی اور بے چینی پیدا کرنے والی سوسائیٹیوں کی رونق بڑھانے کے لئے اُٹھ دوڑینگے۔ لیکن آہ اس امر کو کوئی مدنظر نہیں رکھے گا۔ کہ اُس مقام پر بھی ایک آدھ دن گذارے۔ جہاں یہ سوچا جاتا ہو۔ کہ دُنیا کیوں روز بروز تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ مسلمان کیوں ہر جگہ ذلت و ادبار کے عمیق ترین غاروں میں گرتے جا رہے ہیں۔ گلشن اسلام کیوں دشمنوں کے ہاتھوں پامال ہو رہا ہے اسے محفوظ رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ مسلمان کیونکر سربلند اور سرفراز ہو سکتے ہیں۔ اور دنیا کے سر سے یہ مصائب و آلام کے کوہ گران کس طرح دور کئے جا سکتے ہیں ؎

اس موقعہ پر جب کہ تمام دُنیا رنگ رلیاں منانے اور بخیالِ خویش بہتر سے بہتر طریق پر سیر و تفریح سے لطف اندوز ہونے میں مشغول ہو گی۔ کچھ غریب اور کمزور لوگ۔ ہاں وُہ لوگ جو دنیاوی وجاہت اور جاہ و حشم سے محروم ہیں۔ وُہ لوگ جنہیں اسلام کے اجارہ دار ہونے کے مدعی کافر و بے دین پکارتے ہیں۔ جنہیں مسلمان کہلانے والوں کے ہاتھوں طرح طرح کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اپنے بوڑھوں اور مریضوں، اپنی مستورات اور اپنے بچوں کو یا تو ساتھ لے کر یا انہیں حوالہ خدا کرکے اور وُہ سرمایہ خرچ کرکے جو انہوں نے نہایت تنگی سے کئی دن میں جمع کیا ہو گا دیوانہ وار ایک ایسے مقام کی طرف آئیں گے۔ جہاں دنیوی تفریح کا نہ کوئی رونق ہے۔ نہ سامان تفریح۔ نہ کوئی تھیٹر ہے۔ نہ سینما۔ نہ کانگریس ہے۔ نہ لیگ۔ غرضکہ جہاں ایک دنیادار کے لئے دلچسپی یا دلبستگی کا کوئی بھی سامان نہیں۔ وُہ ایسے دُور افتادہ مقام پر جمع ہونگے۔ خوشی خوشی صعوبات سفر برداشت کریں گے۔ موسم کی تکالیف اٹھائیں گے۔ اپنے کھانے پینے۔ سونے جاگنے۔ اٹھنے۔ بیٹھنے اور چلنے پھرنے کو بالکل بھول جائیں گے نہ انہیں سردی کا خوف ہو گا۔ نہ بیماری کا ڈر۔ وہ ایک ہی خیال میں مست اور مستغرق نظر آئیں گے۔ کہ دُنیا کی نجات کیسے ہو سکتی ہے۔ مسلمان ہاں وہ مسلمان جو ان کی مخالفت کرنے میں اپنے تمام ذرائع خرچ کر رہے ہیں۔ دنیا میں کس طرح مظفر و منصور اور کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ اسلام کا پرچم کس طرح تمام عالم پر لہرا سکتا ہے۔ اور کس طرح تمام دُنیا رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے مستفیض ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ جمع ہونگے۔ اسلام کی اشاعت اور اس کے تحفظ کے لئے اپنی گذشتہ سال کی دینی سرگرمیوں کا محاسبہ کریں گے۔ کوتاہیوں پر مطلع ہونگے۔ کامیابیوں پر خدا کا شکر ادا کریں گے۔ اور نئے سال کے لئے نیا پروگرام تجویز کریں گے ؎

اگر کسی کے دل میں شک ہو۔ اور دنیا کی ظاہری حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا شک بعید بھی نہیں۔ کہ اس زمانہ میں بھی کوئی ایسی جماعت ہو سکتی ہے۔ جس نے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر۔ تمام دنیاوی علائق منقطع کرکے اور تمام سفلی خیالات دل سے نکال کر اسلام کی سربلندی و سرفرازی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے تو ہم اُسے دعوت دیتے ہیں۔ کہ وُہ اس سال کی رخصتوں کے تمام دن نہیں۔ صرف تین روز خدا کے لئے وقف کر دے۔ جہاں اُس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ دنیاوی لذات سے متمتع ہونے میں گذارا۔ وہاں اس سال زیادہ نہیں۔ تو ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۲۹ء کے ایام قادیان میں گذارے۔ اور دیکھے۔ یہاں اس برگزیدہ خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے جو اس ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا گیا۔ اور اُس کی آبیاری سے نشو و نما یافتہ گل بوٹے مشام جان کو اپنی نکہت افروزی سے کس طرح معطر و معنبر کر رہے ہیں۔ اسے اس روحانی گلشن میں بسنے والے طائران قدسی اپنی جاں فزا نغمہ سرائیوں سے مُردہ دلوں میں نئی زندگی پیدا کرتے نظر آئیں گے۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے ان جلوہ فرمائیوں کو دیکھکر اور اپنے کانوں سے دلکش نغمہ سرائیوں کو سُنکر نہایت آسانی سے حقیقت کی تہ تک پہونچ سکے گا۔ کوئی ہے۔ جو اس کی تصدیق کرنا چاہے؟

مملکت آصفیہ میں ایک ہندو کوتوال کی جسارت

مملکت دکن کے مقام نلگنڈہ کے مسلمانوں کا جو محضر نامہ گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حکومت اسلامی کے ایک ہندو ملازم نے مسجد کی بے حرمتی اور کلام الہٰی کی بے ادبی کا ارتکاب روا رکھتے ہوئے کتنی بڑی دیدہ دلیری اور جسارت سے کام لیا

اور کس قدر مسلمانوں کے مذہبی اور دینی جذبات کو صدمہ پہنچایا ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک ہندو خواہ وہ کسی ہندو ریاست میں ہو خواہ حکومت برطانیہ میں اور خواہ مسلمان ریاست میں وہ ہندو ہی ہے اور ہر جگہ ایک ہی سرشت کا ہی اظہار کرتا ہے۔ لیکن کیا یہ بھی ضروری ہے کہ کہیں بھی اس کی عنان رعونت روکی نہ جائے۔

ہم حیران ہیں۔ جب معزز مسلمان اپنے بیان کو پایہ ثبوت تک پہونچانے کی ضمانتیں دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ تو کیوں اس وقت تک حیدرآباد دکن کے حکام بالادست نے اس بارے میں کھلی تحقیقات کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور کیوں اس وقت تک ملزم کو مجرم قرار دے کر کیفر کردار تک نہیں پہونچایا گیا۔

حیدرآباد دکن کی اس خوبی کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ اس نے بمقابلہ ہندو ریاستوں کے غیر مسلموں کو بڑے بڑے اعلےٰ اور ذمہ واری کے عہدے عطا کر رکھے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ہندو عہدہ دار اپنی ہندوانہ خصلت سے مجبور ہو کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی تذلیل کرے۔ اور اس طرح فتنہ پھیلائے تو اس سے قطعاً اغماض نہیں ہونا چاہیئے۔ انصاف اور عدل کا تقاضا یہی ہے کہ مجرم خواہ کوئی ہو۔ اس کی رعایت نہ کی جائے۔

یہ درست ہے۔ کہ ہندو سنگھٹن اس قدر باقاعدہ اور اتنا منظم ہے۔ کہ ایک معمولی سی بات پر ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک شور برپا کر دینا ہندوؤں کے لئے بالکل آسان ہے۔ اور اس سے اور تو اور گورنمنٹ انگریزی بھی بہت حد تک متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی لیکن اگر ہندوؤں کا سنگھٹن مسلمانوں کو ایک اسلامی حکومت میں بھی داد خواہی سے باز رکھ سکتا ہے۔ اور ایک ہندو ملازم کو قرآن کریم اور مسجد کی بے حرمتی کی جرأت دلا سکتا ہے۔ تو پھر بتایا جائے۔ مسلمانوں کا ٹھکانا کہاں ہے

کاش مسلمان بھی اتنے منظم اور ایسے متحد ہوتے۔ کہ کسی جگہ کوئی ان کے جذبات کو مسلنے۔ ان کے مقدس مذہبی احساسات کو صدمہ پہونچانے۔ ان کی مقدس اشیاء کی ہتک کرنے۔ اور ان کے حقوق غصب کرنے کی جرأت نہ کرسکتا۔ اور اگر کہیں ایسا ہوتا۔ تو اس کا اعادہ ناممکن بنا دیا جاتا۔

خیر یہ تو ایک دردناک اور رنج افزا داستان ہے۔ جو عرصہ سے ہم سنا رہے اور اس وقت تک سناتے رہیں گے۔ جب تک مسلمان اپنے متحدہ اور مشترکہ مقاصد اور اغراض کے لئے چٹیان موجود نہیں بن جاتے۔ لیکن اس وقت ہم مملکت آصفیہ کے ذمہ وار ارکان سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں مسلمانان تلگنڈہ کے محضر نامہ پر توجہ فرمائیں۔ اور اس بارے میں پوری پوری تحقیقات کر کے واقعہ کی حقیقت ظاہر کریں۔

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانان تلگنڈہ ایک ہندو ملازم کے ہاتھوں اپنے جذبات ملی کی تحقیر کے خلاف آئینی جد وجہد سے کام لے رہے ہیں۔ اور سر رشتہ صبر جس کا ایسے مواقع پر ہاتھ سے نکل جانا معمولی بات ہے۔ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔

ہندو اور مسلم لیڈروں کے دائرہ ہائے عمل

ماہ نومبر ۱۹۲۹ء کے وسط میں جمعیۃ المسلمین مظفر گڑھ نے مسلمانوں میں جمود کی کیفیت طاری "دیکھکر اسے دور کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں "آقائے ظفر علی خان کو بھی دعوت دی۔ جنہوں نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو سب سے بڑی تلقین یہ کی۔ کہ "ہر اس بات کو مٹا ڈالو جو ہندو مسلمانوں میں تفریق پیدا کرتی ہو" (زمیندار ۲۶ دسمبر)

یہ تو ہیں۔ ایک مسلمان رہنما اور آقا کی سرگرمیاں۔ کہ آپ ہر اس بات کو مٹا ڈالنے کا وعظ فرما رہے ہیں۔ جو ہندو مسلمانوں میں تفریق پیدا کرتی ہو۔ اور سمجھدار بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ دراصل دبی زبان سے شعائر اسلامی اور احکام اسلام کو مٹا دینے کی تلقین ہے۔ کیونکہ "ہر اس بات" میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کلمہ۔ غرضیکہ تمام خصوصیات اسلامی ہیں جو ہندو مسلمانوں میں تفریق پیدا کرتی ہیں۔ ایک کا بھی استثنےٰ نہیں کیا گیا۔ اس کے بالمقابل ہندو رہنماؤں کی سرگرمیوں کی ایک تازہ مثال ناظرین کے سامنے پیش کیجاتی ہے۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر گوکل چند نے کہا۔

"میں ہندو قوم کی ترقی کو فرقہ پرستی نہیں سمجھتا۔ ہندو قوم کو مضبوط بنانا فرقہ پرستی نہیں ہے۔ بلکہ دیش کی سیوا ہے"

(آریہ گزٹ ۵ دسمبر)

گویا ہندو لیڈر تمام ملکی یا وطنی خدمات کا خیال دل سے نکال کر "ہندو قوم کو مضبوط بنانا" اپنا نصب العین قرار دے رہے ہیں۔ اور اسے فرقہ پرستی کہنا جرم بتاتے ہیں۔ لیکن مسلمان آقا یہ فرماتے ہیں۔ کہ مسلمان کلیۃً ہندوؤں میں جذب ہو جائیں۔ اور کوئی امتیاز باقی نہ رہنے دیں۔

ایک طرف ہندو قوم کو جو پہلے ہی کافی مضبوط ہے۔ مضبوط بنانے کی کوشش اور دوسری طرف کمزور اور بے کس مسلمانوں کو مسلمان کہلانے والوں کا ہی یہ وعظ۔ کہ وہ اپنی ہستی مٹا دیں۔ سوائے اس کے کیا نتیجہ پیدا کرسکتا ہے۔ کہ مسلمان اپنے راہنماؤں سے مایوس اور ہندوؤں کی طاقت اور قوت سے مرعوب ہو کر جی چھوڑ بیٹھیں۔ اور ہمیشہ کے لئے ہندوؤں کی غلامی اختیار کرلیں۔

اگر مسلمانوں نے ایسے لوگوں کی جلد سے جلد حقیقت نہ سمجھی جو کہلانے تو مسلمان ہیں۔ لیکن دراصل ہندوؤں کے گماشتے ہیں۔ تو سخت نقصان اٹھائینگے۔

سردار شاہ ولی خان ہندوستان میں

سردار شاہ ولی خان جو ہز میجسٹی نادرشاہ والئے کابل کے برادر اصغر ہیں۔ بطور افغان سفیر لنڈن جاتے ہوئے ہندوستان سے گذرے۔ سرحد عبور کرنے پر برطانوی فوجی افسروں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ اور پندرہ توپوں کی سلامی دی۔ پشاور پہونچنے پر چیف کمشنر صوبہ سرحد نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ خاص سرکاری افسر حکومت کی طرف سے آپ کو سفر میں آرام پہونچانے کے لئے متعین کئے گئے۔ قریباً سب بڑے سٹیشنوں پر ہر خیال کے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ بعض مقامات پر ایڈریس پیش کئے گئے۔ خوشی کے نعرے لگائے گئے۔ غرضکہ حکومت کی طرف سے عزت افزائی کے علاوہ مسلمانوں نے بھی پوری عقیدت اور اخلاص کا ثبوت دیا۔ حتیٰ کہ لاہور میں جہاں "زمیندار" نے سخت مخالفت کی تھی۔ خوب عزت افزائی کی گئی۔ "زمیندار" (۷- دسمبر) نے شرافت اور مہمان نوازی کے تمام آئین بالائے طاق رکھ کر اور اُن نوازشات کو فراموش کر کے جو ہز میجسٹی نادرشاہ اور ان کے بھائی مختلف اوقات میں اس پر کرتے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ "انتباہ" کیا تھا کہ "افغانستان کے ایک بدعہد اور بے وفا جرنیل کا بھائی لاہور آ رہا ہے بعض ارباب غرض حضرات کی طرف سے یہ تحریک ہو رہی ہے۔ کہ مسلمانان لاہور اس کا استقبال کریں۔ مگر مسلمانوں کو اس حقیقت سے آگاہ ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام نے ایفائے عہد کی تلقین کو جو اہمیت دی ہے۔ اس کے پیش نظر ان لوگوں کے استائے پرشدہ حال کے گناہ کا مرتکب ہونا مومن قانت کی شان سے بعید ہے" اور یہاں تک لکھا تھا۔ کہ "زندہ باد امان اللہ خان کا نعرہ اس لئے بلند کیا جائے۔ تاکہ نادر خان اینڈ برادرز پر واضح ہو جائے۔ کہ ہندوستان کے حساس مسلمان بدعہدوں کی حوصلہ افزائی کے لئے کسی صورت میں بھی آمادہ نہیں کئے جاسکتے"

لیکن "زمیندار" کو سخت ناکامی ہوئی۔ اور سارے لاہور میں سے اسے کوئی ایک بھی شخص ایسا میسر نہ آسکا۔ جو اس کے حکم کی تعمیل میں زندہ باد امان اللہ خان کا نعرہ لگاتا۔

کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ وہ "زمیندار" جو ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا اتنا شائق ہے۔ کہ ہر اس بات کو مٹانے کی تلقین کرتا ہے جو مسلمانوں کو ہندوؤں سے ممتاز کرے۔ وہ ایک مسلمان والئے ملک اور اُس کے خاندان کے خلاف مسلمانوں میں تفرقہ اور انشقاق پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیا اسلام یہی سکھاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو آپس میں کبھی اور کسی موقعہ پر متحد نہ ہونے دیا جائے۔ اور غیر مسلموں کی دہلیزوں کی خاک چاٹتے ہوئے ساری عمر بسر کر دی جائے۔

آریوں کے جلسوں میں روپوؤں کی بارش

نومبر کے آخری ہفتہ میں لاہور کی آریہ سماج کے دونوں فریقوں کے سالانہ جلسے ہوئے۔ مشہور آریہ سماجی لیڈروں نے پرزور تقریریں کیں۔ کسی نے اسلام کی قوت اور طاقت سے ڈرایا۔ کسی نے مسلمانوں کو ہڑپ کر جانے کا مشورہ دیا۔ کسی نے آریہ سماج کو مُردہ بتایا۔ کسی نے زمانہ میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے ابھارا۔ غرض بھانت بھانت کی بولیاں بولی گئیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ باوجود بڑے بڑے دعوے کرنے کے یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ مذہبی میدان سے ان کے قدم اکھڑ چکے ہیں۔ اور وہ سیاسی دنگل میں اتر کر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان جلسوں میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب چندہ جمع ہوا۔ گویا جلسوں میں روپوؤں کی بارش ہوئی۔ الیسی مالدار قوم کا مذہبی میدان

اشارات

سے کتنی کترانا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ کوئی مذہب دولت کے سہارے قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ ورنہ جو لوگ ایک جلسہ میں اس قدر روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔ ان کے مذہب کی وہ حالت نہ ہوتی۔ جو نظر آ رہی ہے ؛

گائے کشی کے خلاف ہندو عورتوں کی جدوجہد

ہندو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ متھرا کی کچھ عورتوں نے ایک سوسائٹی اس غرض سے قائم کی ہے۔ کہ میونسپلٹی کی حدود میں گائے کشی روک دیں۔ اور اس کے لئے اگر ضرورت پیش آئے۔ تو ستیہ گرہ کریں۔ معلوم نہیں۔ مردوں نے خود گھروں میں بیٹھ رہنے اور معزز دیویوں "کو اس کام کے لئے آگے کرنے میں کیا مصلحت سمجھی ہے۔ لیکن ہمیں اس لحاظ سے کہ متھرا ہندوؤں کا مقدس تیرتھ ہے۔ اس مطالبہ میں ان کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ اگر ہندو صاحبان اس سوال کو نہ صرف متھرا کے لئے بلکہ ہندوستان بھر اپنے تمام مقدس تیرتھوں کے لئے بآسانی حل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس رائے کا بغور مطالعہ کریں۔ جو اسی پرچہ میں دوسری جگہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس بارے میں ظاہر فرمائی ہے۔ ہمارا خیال ہے اگر ہندو لیڈر اور ذمہ دار اصحاب اس معاملہ کو حسن نیت اور مصالحت کے ساتھ چلائیں۔ تو مسلمان ان کے مذہبی جذبات کا پورا پورا لحاظ کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔ اور کوئی مناسب سمجھوتا بآسانی ہو سکے گا ؛

سکھوں کی مذہبی غیرت

اسمبلی میں بم پھینکنے والے اقبالی مجرم اور سانڈرس کو قتل کرنے کے ملزم بھگت سنگھ کا ذکر کانگریس کے حامی سکھوں نے جب سکھوں کے ایک جلسہ میں اس لئے کیا۔ کہ اس طرح سکھوں کی اکثریت کو کانگریس کا حامی بنایا جائے۔ تو اس کے جواب میں کہا گیا۔

"ابھی اس دیوان میں سردار بھگت سنگھ جی کی جو تصاویر کانگرسی لوگوں کی جانب سے شائع کی گئی ہیں۔ ان میں ان کے سر پر کیس نہیں۔ ان کی داڑھی منڈی ہوئی۔ اور ان کے سر پر ہیٹ ہے۔ یہ سب چالیں سکھوں کو دھرم سے گرانے کے لئے کی جا رہی ہیں" (شیر پنجاب ۸ دسمبر)

گویا سکھوں نے بھگت سنگھ کو اس لئے کسی وقعت کے قابل نہیں سمجھا۔ کہ اس نے سکھوں کے مذہبی شعار کی وقعت نہ کی۔ سکھوں کی یہ مذہبی غیرت قابل تعریف ہے۔ کاش مسلمان بھی ان لوگوں کے متعلق ایسی ہی غیرت کا اظہار کیا کریں۔ جو اسلامی شعار کی بالعلم کھلا ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے لیڈر اور مسلمانوں کے نمائندے بننے سے قبل معمولی مسلمانوں کی سی صورت و سیرت اختیار کریں ؛

گذشتہ آٹھ نو ماہ میں افغانستان جن حالات میں سے گذرا ہے ان کا نتیجہ معاصر "انقلاب" (۶ دسمبر) نے مختصر الفاظ میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ "افغانستان کے کم و بیش دو لاکھ نفوس قتل ہو گئے۔ تقریباً دو ارب روپے کی مالیت کا نقصان ہوا۔ بہت سے معزز افغانوں کی عزتیں برباد ہو گئیں"

ایک ایسے ملک کے لئے جس کی آبادی نسبتاً بہت ہی قلیل ہے اور جو ایک غریب ملک ہے۔ یہ نقصانات عذاب الیم اور مصیبۃ کبریٰ سے کم نہیں۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ یہ بلاوجہ اور بلاسبب ہیں۔ ذالک بما قدمت ایدیکم وان اللہ لیس بظلام للعبید۔ یہ سب کچھ ان کے اپنے ہاتھوں کا ہی آگے بھیجا ہوا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ؛

کابل کی سرزمین میں ایسے ایسے پاکباز اور نقوی شعار انسانوں کا بلا قصور اور بغیر گناہ خون بہایا گیا۔ کہ اگر اس کی پاداش میں اسے جعلنا عالیھا سافلھا وامطرنا علیھا حجارۃ من سجیل کا مصداق بنا دیا جاتا۔ تو بھی کوئی تعجب کی بات نہ تھی۔ مگر خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے اور ایسی حالت میں بھی بہت عفو فرماتا ہے۔ کاش اہل کابل اپنے سابقہ مصائب کے متعلق خدا تعالیٰ کا ارشاد ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر پڑھ کر شکر گذار ہوں۔ اور آئندہ خدا تعالیٰ کی کسی مخلوق پر خواہ وہ کتنی ہی کمزور ہو۔ دست تعدی دراز نہ کریں۔ بلکہ شفقت اور نوازش سے پیش آئیں۔ تا ساری دنیا کا خالق بھی ان پر اپنی شفقت نازل فرمائے۔

شاردا ایکٹ کے خلاف جمعیۃ العلماء نے "پہلا قدم" تو یہ اٹھایا کہ ۲۹ نومبر مسلمانوں سے ہڑتال کرا کر انہیں کاروبار نہ کرنے دیا۔ اب "دوسرا قدم" یہ اٹھانے کا ارادہ کیا گیا ہے کہ "۷ جنوری کو تمام ہندوستان میں عظیم الشان مظاہرے کئے جائیں۔ اور جلوسوں اور عام جلسوں کا انتظام کیا جائے مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت کی شائع کردہ مطبوعہ تقریریں جلسوں میں پڑھی جائیں" (رئیس جمعیۃ العلماء ہند کا برقی پیغام)

معلوم ہوتا ہے۔ جمعیۃ العلماء والوں کا مقصد منزل طے کرنے کی بجائے قدم گننا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کھڑے تو ایک ہی جگہ ہیں۔ اور اسے دوسرا قدم بتا رہے ہیں۔ ۲۹ نومبر ہڑتال کرا کے انہوں نے کیوں مسلمانوں کو بیکار بٹھائے رکھا۔ کیوں نہ اسی دن عظیم الشان مظاہرے جلوسوں اور عام جلسوں کا انتظام کر لیا گیا۔

مسلمانوں کی سی غریب اور مفلوک الحال قوم کو بیکار بنا کر بٹھا رکھنا اور پھر اس بیکاری کو طول دیتے جانا کہاں کی عقلمندی ہے لیکن کہے کون۔ بیچارے محمد علی صاحب نے ہڑتال کے خلاف دبی زبان سے آواز بلند کی۔ تو بعض لوگ ان کے پیچھے اس طرح پنجے جھاڑ کر پڑ گئے۔ کہ انہیں اپنی جان بچانی مشکل ہو گئی ؛

ہمارے نزدیک جمعیۃ العلماء والوں کا دوسرا قدم دراصل پہلا ہی قدم ہے۔ اور اگر وہ اسی طرح قدم زن رہا ہے۔ تو کولہو کے بیل کی طرح ان کے قدموں کی تعداد بے شمار ہو جائے۔ مگر رہیں گے اپنی جگہ پر ہی۔ اگر جمعیۃ العلماء کچھ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس وقت تک علماء کے متعلق عوام کا جو یہ خیال ہے۔ کہ وہ کسی کام کے نہیں۔ باتیں بنانے کے سوا انہیں کچھ نہیں آتا۔ اسے بدلنا چاہتی ہے۔ تو سست رفتار ترک کر کے تیز گام بنے اور کچھ کر کے دکھائے۔

"حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری" نے بنگلور میں شاردا ایکٹ کے خلاف تقریر کرتے ہوئے جہاں یہ ارشاد فرمایا۔ کہ "اسلام کے لئے اگر میری جان بھی چلی جائے۔ تو مضائقہ نہیں" وہاں یہ بھی اعلان کیا۔ کہ "اگر خدانخواستہ اس قانون کا نفاذ ہو گیا۔ تو سب سے پہلے میں ہی قانون شکنی کر دوں گا۔ میں سچے دل سے کہتا ہوں میں اپنے تمام متعلقین کو حکم دیدونگا۔ کہ وہ دس دس برس کی عمر والی لڑکیوں کے نکاح ایک ہی رات میں کر دیں۔ اس طرح ایک ہی رات میں دس ہزار نکاح کرا دونگا۔ (اخبار کشمیری ۷ دسمبر)

اس کے ساتھ ہی پیر جی نے یہ بھی فرمایا۔ کہ

"اگر زندگی باقی رہی۔ تو حکومت دیکھ لیگی۔ کہ میں اپنے قول کا کس قدر سچا ہوں"

پیر جی کو یہ تو معلوم ہی ہوگا۔ کہ ان کے "متعلقین" میں "دس دس برس کی عمر والی لڑکیوں" کی تعداد کم از کم "دس ہزار" ہے۔ اسی لئے انہوں نے "ایک ہی رات میں دس ہزار نکاح" کرانے کا ذمہ لیا۔ اور اسے "قول کا سچا" ہونے کا ثبوت قرار دیا ہے۔ اب صرف یکم اپریل کا انتظار باقی ہے۔ جبکہ شاردا ایکٹ کے نفاذ کا یہ پہلا دن ہوگا۔ اور پیر جی سب سے پہلے قانون شکنی کرتے ہوئے ایک ہی رات میں اپنے متعلقین کی دس دس سالہ دس ہزار کنواریوں کے نکاح کرا دینگے۔

شاردا ایکٹ پر ایک ہی رات کے ان دس ہزار نکاحوں کا کوئی اثر پڑے یا نہ پڑے۔ لیکن اگر پیر صاحب اپنی بات پر قائم رہے۔ اور اپنا قول سچا کر کے دکھا سکے۔ تو یہ ان کی ایسی کرامت ہوگی جسے ساری دنیا دیکھ

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چار دسمبر بعد نماز ظہر

صلاحیت نکاح

ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ سورہ نور میں ہے:-
وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم۔ اس میں صلاحیت سے کیا مراد ہے۔ اگر اس کے معنے نکاح کی صلاحیت ہیں۔ تو شاردا بل قرآن کریم کے مخالف ٹھیرا۔ اور اس طرح اس سے مداخلت فی المذہب ہوتی ہے۔

فرمایا۔ اس آیت کے یہ معنے نہیں۔ کہ ان میں صلاحیت پیدا ہوتے ہی فوراً نکاح کر دو۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ صلاحیت کے بعد بھی بغیر شادی کے نہ بیٹھے رہیں۔ مگر یہ قانون شادی کو بالکل بند تو نہیں کرتا۔ بند تو جب کرتا۔ کہ شادی کو ہی ممنوع قرار دیدیتا۔ واضعین قانون تو اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک صلاحیت وہ ہے۔ جو تمدنی طور پر ملک کے لئے مفید ہو سکے۔ اور آئندہ نسلوں کے نشو و نما کو جس سے نقصان نہ پہنچے۔ اور ڈاکٹری اصول کے رو سے ایسی صلاحیت ۲۰ سال کی عمر میں ہوتی ہے۔ اور چونکہ ابھی اتنی بڑی عمر تک اپنے بچوں کو بغیر شادی رکھنے کے لئے ملک تیار نہیں۔ اس لئے ہمنے ۱۴ اور ۱۸ سال کی شرط رکھی ہے۔ جب عوام الناس اسے برداشت کر لینگے۔ اور اس سے زیادہ کی برداشت ان میں پیدا ہو جائیگی۔ تو پھر زیادہ عمر کے لیے قانون بنایا جائیگا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ عام طور پر جسے صلاحیت سمجھا جاتا ہے۔ وہ دراصل صلاحیت نہیں ہوتی۔ بلکہ صلاحیت کے آثار ہوتے ہیں۔ اور ہمارا یہی منشا ہے۔ کہ صحیح صلاحیت پیدا ہونے پر شادی کیجائے۔

بعد نماز عصر

جہاں احمدی نہیں وہاں تبلیغ کیجائے

ایک مبلغ نے اپنے تبلیغی دورے کے کچھ حالات سنائے

فرمایا:-
ہماری تبلیغ میں ایک روک ہے۔ عام طور پر ہمارے مبلغین انہی مقامات پر جاتے ہیں۔ جہاں پہلے ہی جماعتیں موجود ہیں۔ میں نے سوچا ہے ہر مبلغ کے لئے ایسے مقامات کے دورے لازمی کر دئے جائیں جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں۔ تا نئی جماعتیں قائم ہوں۔ جس جگہ پہلے ہی کچھ احمدی ہوتے ہیں۔ وہاں پھر جماعت جلدی ترقی نہیں کرتی۔ کیونکہ لوگوں میں ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مبلغین کو نئے مقامات پر بھیجا جائے۔ تو ہر ایک کے لئے ماہ ڈیڑھ ماہ میں پانچ سات نئے آدمی جماعت میں داخل کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ہر سال اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کچھ نہ کچھ نئی جماعتیں بن جائیں اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہر مبلغ کے لئے ایک علاقہ مقرر کر دیا جائے۔ کہ وہ اسکے انہی مقامات پر جائے۔ جہاں پہلے احمدی نہ ہوں۔ جہاں احمدی ہوں۔ وہاں نہ جائے۔ نئی جگہ پر جہاں پہلے احمدی نہ ہوں۔ ترقی بھی جلدی ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح پہلی جماعتوں میں بھی از سر نو جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب ان کے قرب و جوار میں نئی جماعتیں قائم ہو جائیں۔ تو وہ بھی زیادہ جوش اور سرگرمی سے کام کرینگی

ہندوؤں کے مقدس مقامات میں گئو کشی

ایک صاحب نے عرض کیا متھرا میں ہندو عورتوں نے گئو کشی بند کرانے کے لئے ایک جمعیت بنائی ہے۔ جس کی طرف سے میونسپلٹی کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ اگر حدود میونسپلٹی میں گاؤکشی بند نہ کی گئی۔ تو ستیہ آگرہ کیا جائیگا۔

فرمایا۔ میں تو اس مطالبہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس میں شبہ نہیں۔ مذہبی احساسات کے لحاظ سے بعض مقامات سے بعض قوموں کے تعلقات اسطرح وابستہ ہیں۔ کہ وہاں انہیں ضرور کچھ مراعات ملنی چاہئیں۔ اور اگر متھرا میں یہ مطالبہ منظور کر دیا جائے۔ تو پھر مسلمان بھی اسی اصول سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بعض مقامات سے انہیں بھی خاص تعلق ہے۔ مثلاً دہلی۔ اجمیر شریف سرہند۔ قادیان۔ پاک پٹن۔ تونسہ شریف۔ یہ اصل پھر سب اقوام کے لئے ہونا چاہیئے۔ ایسے مقامات کی تعیین کے لئے کوئی اصول مقرر ہو جانا چاہیئے۔ مثلاً یہ کہ اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو مجھے تو اپنے طور پر بھی کئی دفعہ یہ خیال آیا۔ کہ ہندوؤں کے مقدس مقامات میں ہندوؤں کے احساسات کا خیال رکھا جانا چاہیئے۔

مقدس مقامات سے غیر اقوام کا اخراج

عرض کیا گیا۔ اگر اس مطالبہ کو منظور کر لیا گیا۔ تو کل وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جن مقامات کو وہ مقدس سمجھتے ہیں۔ وہاں سے مسلمانوں کو نکال دیا جائے۔

فرمایا۔ یہ تو بھائی چارہ اور باہمی رضامندی کی بات ہے۔ جس طرح وہ اس بات کو چلانا چاہینگے۔ اس طرح مسلمان بھی کر سکتے ہیں۔ اگر پانچ سات مقامات سے وہ مسلمانوں کو خارج کرنا چاہیں گے تو اسکے مقابلہ میں اپنے مقدس مقامات سے مسلمانوں کو ہندوؤں کے اخراج کا حق ملنا چاہیئے۔ وہ وہاں سے ہندوؤں کے اخراج کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً دہلی میں مسلمان اولیاء اللہ کے بہت سے مقابر ہیں۔ اگر متھرا سے مسلمان نکالے جائیں۔ تو دہلی سے ہندوؤں کو نکالا جا سکتا ہے۔

ہندوؤں میں تبلیغ اسلام

ایک صاحب نے کہا۔ ہندوؤں میں تبلیغ کما حقہ نہیں ہو رہی۔

فرمایا۔ پنجاب میں انکے اندر تبلیغ بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہاں یہ اقلیت میں ہیں۔ اور اقلیت بھی ایسی کہ سمجھتے ہیں۔ ہم یہاں مظلوم ہیں۔ ان کے اندر تبلیغ کے لئے ایسے مقامات موزوں ہیں جہاں انکی کافی اکثریت ہو۔ اور جہاں پوری طرح یہ سمجھتے ہوں۔ کہ مسلمان خواہ کتنے بڑھ جائیں۔ ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

بعد نماز مغرب

ناقصات العقل والدین ہونیکا مطلب

عرض کیا گیا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ عورتیں ناقصات العقل والدین ہیں۔ اسکا کیا مطلب ہے۔

فرمایا۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ عورتوں میں فطری کمزوری ہے۔ جسکی وجہ سے وہ نبی۔ امام اور خلیفہ نہیں بن سکتیں۔ اگر اسکا یہی مفہوم ہوتا۔ جو آجکل سمجھا جاتا ہے۔ کہ عورتیں کم عقل ہوتی ہیں۔ اور دین میں ناقص۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ ازواج مطہرات سے کبھی مشورہ نہ لیتے۔ حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دین کا بہت سارا حصہ مروی ہے۔ دیکھو حضرت عائشہ رض نے لا نبی بعدی کے کیسے اعلیٰ معنے بیان کئے۔ جن سے موجودہ زمانہ کے عظیم الشان مامور نے بھی فائدہ اٹھایا۔ مردوں میں سے جہاں اس بارے میں بڑے بڑے آئمہ اور علماء و فضلاء نے ٹھوکر کھائی۔ وہاں ایک عورت نے ایسی اعلیٰ رہنمائی کی جس سے آج بھی ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پس حدیث کا یہ مفہوم نہیں۔ کہ عورتوں کی عقل ناقص ہوتی ہے۔ اور وہ مشورہ دینے کے قابل نہیں ہوتیں بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ عورت کا رحم کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مرد کی طرح با اختیار اور خود مختار حاکم نہیں بن سکتی۔ اور نہ نبی اور خلیفہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نبوت اور خلافت میں قوت حاکمانہ کی بھی ضرورت ہے۔ جو عورتوں میں طبعاً کم ہے۔ اسلئے اگر خلیفہ یا بادشاہ بن جائیں۔ تو ایسے مواقع پر جہاں جابرانہ احکام نافذ کرنیکی ضرورت ہو۔ کمزوری دکھائیں۔ ملکہ وکٹوریہ کے متعلق ثابت ہے۔ کہ جب کسی کو پھانسی وغیرہ کا حکم دینا پڑتا۔ تو اسوقت نرمی دکھاتی۔ اور انتہائی رحمدلی سے کام لیتی۔ اور یہ بات تمام عورتوں میں ہے۔ پس چونکہ حاکمانہ قوت جس میں سخت احکام بھی نافذ کرنے پڑتے ہیں۔ عورتوں میں نہیں ہے۔ اسلئے وہ ایسے موقعوں پر کمزوری اور نرمی دکھاتی ہیں جس سے حکومت میں خلل واقع ہونیکا اندیشہ ہے۔ لہٰذا عورت کو ناقص العقل والدین کہنے سے شریعت کی مراد یہ ہے۔ کہ وہ سختی اور خشونت سے کام نہیں کرا سکتیں جس طرح مرد کرا سکتے ہیں۔ یہ ایک فطری کمزوری ہے۔

ایک حدیث کا مطلب

عرض کیا گیا۔ ایک حدیث میں صاف طور پر آیا ہے۔ کہ
اذا کان امرکم شوریٰ بینکم فظهر الارض خیر لکم من بطنہا و اذا کان امورکم الی نسائکم فبطن الارض

خیر لکم من ظہرھا الخ۔ کہ جب تمہارے معاملات کی باگ ڈور عورتوں کے ہاتھ میں ہو۔ تو تمہارے لئے اسوقت مرجانا بہتر ہے۔

فرمایا۔ حدیث نے خود ہی تشریح کر دی ہے۔ کہ عورتیں خود مختار رئیس اور بادشاہ نہیں بن سکتیں۔ یعنے اس سے مراد عورت کا بادشاہ ہونا ہے۔ کہ اگر کوئی عورت تمہاری حاکم ہوجائے۔ اور بیکلی تمام سیاہ وسفید کی وہی مالک ہو۔ تو اسوقت حکومت تباہ ہوجائیگی۔ اس سے عورتوں سے مشورہ لینے کی نفی کہاں سے نکلی؟ ہاں شوریٰ میں عورت حاکم نہیں ہوسکتی۔ عورتوں کیطرف سے نمائندہ بن کر مشورہ دے سکتی ہے۔

چھوٹا دماغ

عرض کیا گیا۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ عورت کا دماغ مرد کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔

فرمایا۔ دماغ کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اخلاق اور عقل کو کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ہر بڑے دماغ والا ہر بات اچھی کرے۔ بعض دفعہ چھوٹی عقل والے بڑا کام کرجاتے ہیں پس مشورہ دینے میں عورت کی عقل ہرگز کمزور نہیں۔ مردوں کیطرح عورتیں بھی مشورہ دینے کی اہل ہیں۔

عورت صدیق بن سکتی ہے

عرض کیا گیا۔ کیا عورت صدیق بن سکتی ہے؟

فرمایا۔ کیوں نہیں۔ حضرت مریم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں صدیقہ تھیں۔ صدیقیت ایک الگ مرتبہ ہے۔ اور اور خلافت الگ۔ خلافت میں بعض دفعہ سختی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جو عموماً عورتوں میں نہیں۔ اسلئے خلیفہ نہیں ہوسکتیں۔

عورت قاضی بن سکتی ہے

عرض کیا گیا۔ کیا عورت قاضی بن سکتی ہے؟

فرمایا۔ ہاں بن سکتی ہے۔

اسپر عرض کیا گیا۔ قاضی ہونیکی صورت میں حد و داور قصاص کے مقدمات میں عورت فیصلہ کرتے وقت کمزوری نہ دکھائے گی؟

فرمایا۔ آگے اپیل کا دروازہ کھلا ہے۔ عورت حاکم اعلیٰ نہیں بن سکتی۔ ماتحتی میں درجے اور عہدے حاصل کرسکتی ہے۔ یعنے عورت بادشاہ یا خلیفہ کے ماتحت کسی منصب پر مامور ہوسکتی ہے

جذبات الحق

اس نام سے مولانا سید عبدالواحد صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگال کے خود نوشتہ حالات جو تحقیق احمدیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور نہایت ہی دلچسپ ہیں جماعت احمدیہ بنگال نے ٹائپ پریس میں نہایت خوبصورت چھپوا کر شائع کئے ہیں۔ اسی رسالہ سے ہم ایک گذشتہ پرچہ میں بعض حالات درج کرچکے ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ رسالہ کتنا دلچسپ اور کتنا مؤثر ہے۔ اس میں ہندوستان کے مشہور علماء سے مولانا کی ملاقاتوں کے حالات بھی درج ہیں احباب ضرور اسکا مطالعہ کریں قیمت صرف ۶ر ہے اور حسب ذیل پتہ سے مل سکتا ہے:- سید سعید احمد صاحب احمدی منیجر بنگال احمدیہ ایسوسی ایشن برہمن بڑیہ ضلع ٹپرا (بنگال)

عیسائیت کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا کامیاب حربہ

معترضین خود اس حربہ سے کام لینے لگے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مخالف علماء ایک یہ بھی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ معاذ اللہ آپ نے اپنی تصنیفات میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ اور ایسے الفاظ لکھے ہیں جن سے انکی بے ادبی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ قطعاً صحیح نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف حضرت عیسٰی کی شان میں کوئی ناگوار لفظ استعمال نہیں کیا۔ بلکہ اپنی تصانیف میں متعدد مقامات پر انہیں خدا تعالےٰ کا سچا رسول تسلیم کیا۔ اور انکی بہت تعریف کی ہے۔ علاوہ ازیں بجرات ومرات اپنی متعدد تحریروں میں اس جھوٹے الزام کی تردید بھی بڑے زور سے کر دی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"پڑھنے والوں کو چاہئیے۔ کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسٰی علیہ السلام کو نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن وحدیث میں نام ونشان نہیں" (آریہ دھرم آخری صفحہ ٹائیٹل)

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں:-

"ہم اسبات کیلئے بھی خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں۔ اور انکی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ ہی نہیں ہے۔ جو انکی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکہ کھانیوالا اور جھوٹا ہے" (ایام الصلح ٹائیٹل پیج)

کتنی صاف بات ہے جب آپ اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں۔ میں اس امر کیلئے مامور ہوں۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا راستباز نبی اور برگزیدہ رسول مانوں۔ اور انکی نبوت پر ایمان لاؤں۔ تو پھر کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ آپ ان کی شان میں کوئی ایسا لفظ استعمال کریں جس سے انکی بے ادبی اور ہتک ہو۔

اگر مخالف علماء ذرا بھی عقل سے کام لیتے۔ تو آپ پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے کا الزام ہرگز نہ لگاتے۔ کیونکہ آپ جب خود مثیل عیسٰی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو کیونکر ممکن ہے۔ کہ اسی کی توہین کریں جس کے خود مثیل بنتے ہیں۔ لیکن باوجود اتنی صاف بات کے پھر بھی کئی مخالفین اپنی کورباطنی کیوجہ سے یہ راگ الاپتے رہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسٰیؑ کو گالیاں دی ہیں۔ سبحانک ھٰذا بھتان عظیم۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یسوع مسیح کے متعلق جسے عیسائی خدا۔ اور خدا کا بیٹا یقین کرتے ہیں۔ انجیل کے حوالوں کی بناء پر بعض باتیں لکھی ہیں جن کی غرض محض یہ ہے۔ کہ پادریوں کو جو حضرت خاتم الانبیاء سید الاتقیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات پر ناپاک اور گندے الزام لگاتے ہیں یہ بتائیں کہ اگر بے بنیاد روایات کی بناء پر الزام لگانے سے سید الکونین رسول الثقلین علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات پر کوئی حرف آسکتا ہے۔ تو پھر تمہارے خداوند یسوع کے متعلق کیا سمجھا جائے جسکی نسبت خود انجیل میں ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو معمولی انسان کے بھی شایاں نہیں۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادریوں کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان درازی اور بہتان طرازی میں حد سے بڑھ رہے تھے۔ ان کے گھر کی طرف توجہ دلائی اور ان کے حملہ کو نہ صرف رد کیا۔ بلکہ ان کے بوسیدہ قلعہ پر حملہ کرکے ان کیلئے جان بچانی مشکل کر دی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زباندراز پادریوں کے مقابلہ میں یہ طریق اختیار کرنا ایک زبردست حربہ اور بے حد مؤثر طریق تھا۔ جس سے عیسائی معترضین کو لینے کے دینے پڑ گئے۔

اگر اس زمانہ کے علماء کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت ہوتی۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان جوابی حملوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ جو آپنے عیسائیوں پر انجیل کی بناء پر کئے۔ اور جنکی وجہ سے عیسائی دنیا پر موت کا عالم طاری ہوگیا۔ لیکن اسلام کے ان نادان دوستوں اور نام نہاد علماء نے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی شکست فاش پر خوش ہونے کی بجائے الٹا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگا دیا۔ کہ معاذ اللہ آپنے حضرت عیسےٰ کو اپنی کتابوں میں گالیاں دی ہیں۔ حالانکہ کوئی عقلمند اور زیرک انسان انجیل کے حوالوں کی بناء پر بطور الزامی جواب یسوع مسیح پر اعتراض کرنیوالے کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توہین کرنیوالا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ یہ اگر انکی توہین ہے۔ تو سب سے پہلے انجیل یا انجیل کے لکھنے والوں پر یہ الزام عائد ہوتا ہے۔ جنہوں نے انجیل میں ایسی باتیں درج کیں۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جنہوں نے صرف انجیل کے حوالے پیش کر دئے۔

لیکن خدا کی شان دیکھو۔ کہ اب وہی مخالف جو حضرت مسیح موعود پر انجیل کے حوالجات پیش کرنیکی وجہ سے یہ الزام لگاتے تھے کہ آپنے حضرت عیسےٰ کو گالیاں دی ہیں۔ عیسائیوں سے شکست پر شکست کھانے کے بعد خود وہی طریق اختیار کر رہے ہیں۔ جو اعتراض

زمانہ کے کاسر الصلیب مامور من اللہ نے اختیار کیا تھا۔

اہلحدیث ۲۹ نومبر ۱۹۲۹ء میں ایک مضمون "یسوع مسیح کو گناہ گار ثابت" کرنے کے لئے شائع ہوا ہے۔ جس میں بائیبل کے حوالوں کی بناء پر حسب ذیل نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔

(۱) "عیسائیوں کے اس دعوے کا کہ مسیح کی ذات تمام گناہوں اور عیوب سے پاک ہے۔ انجیل میں کوئی ثبوت نہیں۔ بائیبل کی رُو سے مسیح گنہگار ثابت ہوتا ہے۔"

(۲) "بقول حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام عورت کے شکم سے نکلکر صادق نہیں ٹھہر سکتے۔"

(۳) "مسیح کو موافق تعلیم بائیبل کوئی شخص بے گناہ یعنے پاک نہیں ٹھیرا سکتا۔"

(۴) "ہرگز مریم اور اسکا لڑکا مسیح اس آلائش (گناہ) سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔"

"حضرت مسیح نے فرمایا۔ کہ جو کوئی اپنے بھائی کو احمق کہیگا۔ وہ جہنم کی سزا کے لائق ہوگا۔ یہ آیت اس امر کے متعلق نص صریح ہے کہ اپنے کسی بھائی کو احمق کہنا کا استعمال کرنا اتنا گناہ عظیم رکھتا ہے کہ اسکا ٹھکانا سوائے جہنم کے کچھ نہیں۔ اور دوسری جگہ خود جناب مسیح نے فقیہوں اور فریسیوں کو احمق کے لفظ سے خطاب کیا ہے جس سے صاف ظاہر ہوا کہ مسیح بھی اس گناہ عظیم کے مرتکب ہوئے۔ علاوہ ازیں انجیل میں مرقوم ہے کہ جناب مسیح اور ان کے شاگردوں کی کسی جگہ دعوت ہوئی تھی عجیب اتفاق کہ اس جلسہ میں شراب نوشی بھی جاری تھی ناگہاں شراب ختم ہوگئی۔ تو مسیح نے اپنے شاگردوں کو فرمایا۔ کہ ان چھ مٹکوں میں پانی بھر دو۔ انہوں نے ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مٹکوں میں لبالب پانی بھر دیا۔ اور جناب مسیح نے اکی شراب بنائی پس یہ امر بھی گناہ سے خالی نہیں۔ باوجود ان تمام امور کے ہم کسی صورت سے یہ کہنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مسیح معصوم یعنے گناہوں سے بالکل پاک و مبرا تھا۔ یہ سب مذکورہ بالا واقعات ہم کو بتلاتے ہیں۔ کہ مسیح کی معصومیت کا دعوے کرنا غلط ہے"

کیا مندرجہ بالا سطور سے ظاہر نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انجیل کے حوالجات بیان کرنیکی وجہ سے حضرت عیسےٰ کو گالیاں دینے کا الزام لگانیوالے اور اس بناء پر آپکے خلاف بیہودہ سرائی کرنیوالے اب عیسائیت کے مقابل میں آپ ہی کی تقلید کرنا ذریعہ کامیابی سمجھ رہے ہیں کسی نے خوب کہا ہے ؎

آنچہ دانا کند۔ کند ناداں ٭ لیک بعد از خرابی بسیار

بچوں کے لئے کہانیاں

میاں سلطان احمد صاحب وجودی ایم۔ اے۔ ایس (لنڈن) نے ایک چھوٹے سے رسالہ میں چند ایک سبق آموز کہانیاں شائع کی ہیں جنہیں چھوٹے بچے نہ صرف دلچسپی سے مطالعہ کرینگے۔ بلکہ اپنے اندر اچھے اخلاق اور عمدہ عادات بھی پیدا کر سکیں گے۔ کہانیاں سادہ اور آسان زبان میں لکھی گئی ہیں۔ قیمت صرف ۱مر ہے۔ احمدیہ بک ڈپو قادیان سے منگاکر اپنے بچوں کو مطالعہ کرائیں ٭

عارضی زندگی میں دائمی فلاح کی تیاری کرو

کوتہ اندیشی کے نتائج

اللہ تعالےٰ کی تدابیر سے اس کے ان افعال سے جو وقتاً فوقتاً انسانوں کے افعال کی پاداش میں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ یا اسکی ان سنن سے جو اس ہستی دنیا میں ابتداء سے جاری اور ساری ہیں۔ جو لوگ نابلد اور ناآشنا اور ان کا بغور مطالعہ نہیں کرتے ہیں۔ بڑے بڑے خسران اٹھاتے ہیں۔ درحقیقت انسان کی پرورش کی تکمیل کیلئے جو غرض و غایت اس نعم المولےٰ اور بابرکت ذات نے رکھی ہے۔ اور جہاں اسکی پرورش کی تکمیل لاانتہا زمانے تک ہوتی رہیگی۔ اسکی فکر میں بہت کم انسان ہیں۔ جو دل سے اپنا قیمتی وقت صرف کرنا پسند کرتے ہیں۔ اچھے کھانوں اور عمدہ سے عمدہ لباسوں اور زیب و زینت کی اشیاءٔ میں جو اپنے نفوس کو وافر حصہ دیا جاتا ہے۔ اس سے نہایت ہی قلیل اور کم حصہ اس غرض میں صرف کیا جاتا ہے۔ جو دائمی زندگی کی بہبودی اور آسائش کے لئے نہایت ہی ضروری اور لابدی ہے۔ انسان دم نقد سودا بس ذوق شوق سے کرتا ہے نسیہ یا ادہار میں اسے وہ لطف اور مزا نہیں آتا مگر ایسا انسان بارہا بیشمار جگہوں میں نہایت ہی خطرناک ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور اس بد انجام کو ضرور ہی دیکھ لیتا ہے۔ جو عاقبت نااندیشی کے لئے لازمی اور ضروری ہوتا ہو۔ اگر اکثر طلباء اور کوتہ اندیش بچے بعض ناکردنی افعال قبل از وقت کرنے میں ساری عمر کے پچھتاوے اور صدہا حسرات کو اپنے لئے جمع کرنے میں دوربینی اور دوراندیشی سے کام نہیں لیتے۔ تو بڑے بوڑھے اور ادھیڑ عمر بھی انکی نسبت اپنی عاقبت نااندیشی کے میل میں کچھ کم بہتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ صد حیف اور حسرت برحسرت ہے۔ ایسے دم نقد سودے پر۔ جو بالکل ہی تباہ کر دیتا ہے۔ اگر خوشبودار پھول توڑ کر اس کی فرحت بخش خوشبو جو دیر تک فضا معطر رکھ سکتی تھی۔ اور بہتوں کے کام آسکتی تھی۔ ضائع کر دینا دانشمندی نہیں ہے۔ تو اٹھتی جوانی میں کوتہ اندیشی سے راحت بخش مستقبل کا بالکل ستیاناس کر دینا دیرپا خوشی اپنے ہاتھوں ضائع کر دینا بھی کہاں کی دانشمندی ہے۔ یا پھر خالق کون و مکاں کے افعال میں اسکے سنن میں اسکی پُرحکمت خلق میں آنکھیں بند کرکے زندگی کے قیمتی ایام ناتمام اور ناقص چھوڑ جانا خسران دنیا و آخرت نہیں تو اور کیا ہے؟

تاجر اپنی تجارت میں اپنے کاروبار میں بیدار مغزی سے کام لیتا ہے اور خدا تعالےٰ چاہے تو روپیہ کما لیتا ہے جسے جہاں چاہے خرچ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ عاقبت نااندیشی سے کام لیتا ہے۔ تو یقیناً بہت جلد اسکا خمیازہ بھی بھگت لیتا ہے۔ اور نہایت ہی حسرت کے ساتھ دنیا سے چلدیتا ہے۔

یہی حال حرفت پیشہ اور زراعت پیشہ لوگوں کا ہے

انسان کی ناشکرگذاری

عام طور پر حضرت انسان خدا تعالےٰ کے کئے پر نہ توش کرہی ہے اور نہ اسکی رضا و قضا پر راضی ہوتا ہے بیسیوں اعتراض کرتا ہے۔ کبھی غرباء و مساکین اور بے بسوں کو دردمند و غمگین دیکھکر خدا کے رحم اور احسان پر حملہ کرتا ہے کبھی زید و بکر کو اپنے سے زیادہ امیر دیکھکر خدا کے عدل اور اسکی حکمت بھری تقسیم پر بیسیوں شکوے اور شکائتیں کر بیٹھتا ہے۔ اور بعض تو ایسے اندھے بھی ہیں جو خدا کے سارے کے سارے صفات پر ہی پانی پھیرنا چاہتے ہیں۔ دنیا اور دنیا کے سارے کاموں کا کسی کو صانع ہی نہیں مانتے۔ ہاں اگر اس عالم کا سلسلہ نظم و نسق بڑے بڑے حکماء اور اسرار لطیفہ مرتب و مربوط نظر بھی آئے۔ اور کسی علیم و حکیم اور متین و قدیر ہستی کے وجود پر لاکھوں کھلی کھلی دلیلیں بھی پیش کر دی جائیں۔ تو بھی ایسی ہٹ دھرمی سے اعراض کر جاتے ہیں۔ جیسے سالہا سال کا تمک پروردہ طوطا چشم اور نمک حرام انسان اندھا ہو کر ناشکری سے کام لیا کرتا ہے۔

خدا اور انسان کا تعلق

چونکہ خدا تعالےٰ اور اسکی خود ساختہ اشرف مخلوق کا تعلق چند روزہ یا چند سالہ نہیں ہے۔ بلکہ دائمی اور ہمیشہ اور سرمدی قائم رہیگا۔ اسلئے ایسے کج طبع ناشکر گذار انسان کے لئے اس برتر حکیم ہستی نے اس کے اپنے کئے پر ہی اسکے دائمی عالم کے ثمرات کو موقوف و منحصر کر دیا ہے۔ انسان سے بڑھکر تو کوئی اور ایسا کامل وجود نہیں جو خدا تعالیٰ کے صفات کاملہ کا پورا مظہر ہو کر اسکے سارے احسانات اور اس کے سارے انعامات سے کماحقہ حصہ وافر لے سکے۔ اس لئے چند روزہ زندگی میں اگر نا ہموار انسان خدا تعالیٰ کی انصافانہ تقسیم پر شاکر اور خوش نہیں ہے۔ تو پھر اپنے کئے پر اگر وہ ہمیشہ کے لئے شاکر و خوش رہ سکتا ہے۔ تو یہ بھی دیکھ ہی لے گا۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ وان سعیہ سوف یریٰ۔ انسان کو وہی ملیگا جسکی اس نے سعی کی ہے۔ اور اسکی سعی کو یقیناً اچھی طرح پرکھ لیا جائیگا۔ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت۔ ہر ایک جان اپنے اچھے کئے سے نفع حاصل کریگی۔ اور اپنے بُرے کئے کا وبال بھی بھگتیگی۔ خدا تعالےٰ کے فضلوں نے اس کے نیک اعمال کے ثمرات کو محدود ایام تک ہی ختم نہیں کیا۔ بلکہ اسکے نیک اعمال کی شاخوں میں بہت سے فروع پیدا کرکے اسکی ایک نیکی کو کئی گنا بڑھا بھی دیا ہے۔ مگر بد انسان کے حق میں اسکی بدی پر گو بہت کچھ درگذر اور عفو سے اور ایک بدی کو ایک ہی بدی شمار کرنے میں بہت کچھ احسان کیا ہے۔ تاہم بدی کی سزا ہمیشہ بُری ہی بیان کی ہے۔ اور بعض بدیاں تو ایسی ہیں کہ ان پر سزا دینے کا اصرار کیا ہے۔ اور ہرگز ہرگز۔ وہاں عفو سے کام لینا پسند نہیں کیا۔ ایسا ہونا ضروری بھی تھا۔ کیونکہ بڑوں کے عفو بھی بڑے ہی ہوتے ہیں۔ تاہم کل نفس بما کسبت رھینۃ۔ کہ ہر ایک نفس اپنے کئے پر ماخوذ ہوگا۔ کو برقرار رکھا ہے۔ اور مجرم اور مسلم میں مساوات کسی طرح بھی پسند نہیں کی۔

اعمال کا مطالعہ

پس جب انسان خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں بطور بچوں کے کھلونے کے نہیں۔ اور نہ ہی اسکی خلق باطل اور عبث ہے۔ اور نہ ہی خدا تعالےٰ کی ربوبیت اور اسکے اسماء حسنیٰ نے اسے اپنے دائمی فضلوں سے کسی وقت محروم رکھنا پسند کیا ہے۔ تو کتنا ضروری ہے۔ کہ ہر ایک انسان اپنے روزانہ اعمال کا مطالعہ بغور و بصد کاوش کرتا رہے۔ عمر کے سال ماہ اور گھڑیاں مقرر ہیں۔ ان میں کم و بیش ہونا ناممکن ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اور انسان ہر روز صبح سے پھر دوسری صبح تک اپنی عمر کا ایک حصہ کم کرتا رہتا ہے۔ مگر حیف ہے ان لوگوں پر جو غفلت شعار ہیں۔ نہ تو ان کو اپنی ہی فکر ہے۔ اور نہ کسی دوسرے کو حق پر قائم کرنے کی ان میں ہمت ہے۔ اپنی خاص دھن میں محو و مستغرق ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی جناب میں بجز سقر کے وہ کسی نیکی یا بھلائی کے مستحق نہیں۔

خدا تعالےٰ کے افعال اور صفات میں کوئی نقص اور عیب نہیں انسان کی خلق بھی اس لحاظ سے اعلیٰ اور برتر قوے رکھنے میں یقیناً اپنی نظیر و مثیل نہیں رکھتی۔ پھر انسان اور خدا تعالےٰ میں خالق و مخلوق کی نسبت بھی تمام عیوب سے پاک ہے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے خدا تعالےٰ کے کئے پر انسان شاکر اور خوش نہیں۔ تو لا انتہا زمانہ تک اسے اپنے کئے کی جزا و سزا پر مکلف اور کار درج کر دیا گیا ہے۔ اب ایسی نازک حالت میں اور ایسے کھلے کھلے بینات کے بعد بھی انسان خواب غفلت میں ہی پڑا رہے تو اولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغافلون ہی کا مصداق ہوگا۔

ورلی زندگی کیلئے کوشش

یہاں اس ورلی زندگی میں اپنی بہبودی اور آسائش کے لئے کوئی انسان حتی المقدور سعی اور کوشش کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ بھاری بھاری بوجھ اٹھاتا ہے۔ دل و دماغ پر گھنٹوں اور پہروں بہت کچھ دباؤ ڈالتا ہے۔ پانیوں اور خشکیوں کے خطرات بڑی دلیری سے برداشت کرتا ہے۔ شیروں کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تلوار کی چمک اور بندوق کی نالی کے سامنے سینہ سپر ہو لیتا ہے۔ لیکن اپنی تمام اغراض میں کامیاب ہو کر بھی چند روز کے بعد داعی اجل کو آخر لبیک ہی کہنا پڑتا ہے۔ اور اس شدنی سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ مگر اپنے دائمی اور بے مثل زمانے کے لئے غفلت اور سستی سے دن رات گذر جائیں۔ تو کوئی فکر نہیں۔ شاید اسلئے کہ وہ سمجھتا ہے کبھی مرنا نہیں۔ اور مر نا ہے تو پھر اٹھنا نہیں۔ اگر اسی بناء پر آخرت سے غفلت ہے۔ تو اس کا نہایت ہی دردناک انجام ہوگا۔ ایسے خیال کا انسان اپنے مولیٰ کے تمام صفات پر حملہ کرتا ہے۔ اور اس سارے کارخانہ کو بازیچۂ اطفال سے ذرہ بھر بھی زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ وہ مسلم و مجرم کو ایک درجہ میں رکھکر خدا تعالیٰ کو سخت ناانصاف قرار دیتا ہے۔ اور اسکی ربوبیت کو محدود زمانہ کے لئے مقید کرتے ہوئے اسکے تمام مربیانہ صفات کے سامنے ظلم و جور کے حروف جرأت سے لکھتے ہوئے ذرا شرم نہیں کھاتا۔

انسان کی پیدائش عبث نہیں

ہم بیج کا درخت اور پھر درخت کے کچھ نہ کچھ ثمرات بھی جو اس کے مناسب حال ہوتے ہیں پیدا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ہزاروں سالوں سے چلا آرہا ہے۔ اسیطرح خدا تعالیٰ کی دوسری تمام مخلوق بھی اپنی اپنی خدمتیں انسان کے لئے ہزاروں سالوں سے بجا لارہی ہے۔ اور اسطرح خدا تعالےٰ کے تمام صفات حسنہ کے فیوض ایک حد تک یعنی انسان کی طرف ہر آن سمٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پھر ہم کسطرح یقین کرلیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے تمام صفات نے انسان کیلئے تو اتنی بڑی خلق کو سالہا سال سے خدمت میں مامور کر دیا ہے۔ مگر انسان کی خلق کسی غرض و غایت کیلئے نہیں بلکہ یونہی عبث اور رائیگاں چند سالوں کے لئے پیدا کر کے اسے مفت کی کدو کاوش میں ڈال رکھا ہے۔ حاش للہ۔ معبود حقیقی اور الٰہ حقیقی کی شان اس سے بہت ہی ارفع ہے۔ وہ نہ ختم ہونیوالے خزائن کا مالک ہے۔ وہ الحق ہے۔ پس اس کے کام عبث اور بازیچۂ اطفال نہیں وہ سلسلۂ ربوبیت میں مجد اور شان اور عظمت اور علو رکھتا ہے اسکی رحمت بہت ہی وسعت رکھتی ہے۔ اور اسکی بابرکت ذات نے اس فیض ربوبیت کو عطاء غیر مجذوذ سے موصوف کیا ہے۔ لہٰذا اگر اسکی ذات پر اسکے صفات پر اور اسکی الوہیت پر فنا ہے۔ تو بیشک اسکے سلسلۂ ربوبیت پر بھی فنا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوسکتا۔ اور کبھی نہیں ہوسکتا۔ پس یہ بہت بڑی بدظنی ہے۔ کہ مرنے کے بعد کچھ نہیں۔ اور ایک جانثار زاہد فنا عارف اور عابد انسان کیلئے جو اس کے مربیانہ دامن سے ہمیشہ کیلئے آویزاں ہونا چاہتا ہے بجز بیوفائی اور ظالمانہ تحکم اور مایوس کن دھتکار کے کسی رحم اور لطف کی امید نہیں۔ فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروة الوثقٰی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم۔ باطل معبودوں کا جو انکار کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیگا۔ اسکا ہاتھ بے شک ایسے مضبوط کڑے پر پڑیگا۔ جس سے اب جدا کرنیوالی کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ اپنے پیاروں کی دردانگیز آہوں کو سنتا اور جانتا ہے۔ یہ قول خدا تعالےٰ کو ایسے تعسف اور ظلم و ضیم سے بالکل ہی بری ٹھیراتا ہے۔ اور ہمیں اسبات کی صاف صاف امید دلاتا ہے کہ وہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ اور اسکا ایسا فعل ہی اسکی ذات میں اس حمد کا اضافہ کر رہا ہے۔ جو انسان کی ربوبیت میں حمد کا رنگ پیدا کئے بغیر نہ رہ سکے گی۔ ہاں سستی اور غفلت اور بدظنی سے اپنا انجام بد بنانے پر اصرار ہے۔ تو اسکا علاج مشکل ہے۔ ورنہ ایمان باللہ کی فکر کرو۔ اور جس غرض کے لئے خدا تعالےٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اسکی فکر میں خدا تعالےٰ کے سنن اور اسکے ارادوں کا بغور مطالعہ رکھو۔ اور یقین رکھو کہ ابشدہ دنا سرہم۔ ہم نے ان کے تعلقات کو بہت پختہ کر دیا ہے۔ کے ماتحت یہ سلسلہ پرورش کبھی منقطع نہ ہوگا۔ اعمال صالحہ ہوں۔ تو تلکم الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون کی صدا دائمی ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ اس چند روزہ زندگی میں ہمیشہ کی زندگی کے لئے پوری پوری تیاری کرے۔ اور قطعاً اس سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگلی دنیا کا خسران و تباب نہایت ہی خطرناک ہے۔

(شیخ) عبدالرحیم۔ قادیان

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی روانگی مصر

عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی جو چار سال تک مصر میں نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دیتے رہے ہندوستان میں چار سالہ قیام کے بعد دوبارہ ۱۳ دسمبر ۲۹ء کو عراق شام فلسطین اور شرق اردن کے راستہ مصر روانہ ہوئے۔ عرفانی فیملی کو اس سعادت پر ہمیشہ ناز رہیگا۔ کہ محمود عرفانی کے قیام مصر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنا تاریخی سفر مصر کیا۔ اور کاشانہ محمود کو اپنے قیام سے عزت بخشی۔ اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے چند ماہ تک اپنے خادم محمود عرفانی کو ساتھ رہنے کا شرف بخشا۔ حضرت خلیفۃ المسیح بہت جلد محمود عرفانی کو مصر بھیجنا چاہتے تھے لیکن حالات اور اسباب نے اس روانگی کو اسوقت تک ملتوی رکھا۔ اور اب حضرت کی توجہ اور دعا نے ایسے خارق عادت سامان پیدا کر دئے۔ کہ محمود عرفانی ایک عظیم الشان مقصد خدمت ملی کا لیکر مصر جارہے ہیں اور وہ دیگر بلاد اسلامیہ کی سیاحت بھی اسی ضمن میں کرینگے۔ میں محمود عرفانی کے چھوٹے بھائی ابراہیم علی عرفانی کو بھی ساتھ بھیج رہا ہوں۔ جس مقصد ملی کو لیکر وہ جارہے ہیں اسکی تفصیلات کا ابھی وقت نہیں۔ اسلئے کہ ہم چاہتے ہیں۔ جو کچھ ہو اسکا عملی اظہار ہو ہاں اتنا کہدینا غیر مناسب نہیں۔ کہ اس خدمت ملی کو وہ ایک جریدہ اسلامی دنیا اور مسلم نیوز ایجنسی کے ذریعہ سرانجام دینے کا عزم کر چکے ہیں۔ جسکے لئے بعض غیور حامیان ملت نے ہر ممکن مدد کا وعدہ کیا ہے۔ وہ اسلامی دنیا اور مسلم نیوز ایجنسی کی ضرورت کا صحیح اعتراف کرتے ہیں۔ اور اس کے مقاصد سے عملی ہمدردی کے لئے آمادہ ہیں۔ میں ان کے اسماء گرامی کی صراحت نہیں کرتا۔ اسلئے کہ وہ اس سے بے نیاز ہیں۔ غرض میں اسوقت اس سفر کے متعلق کسی قسم کی تصریحات و تفصیلات کو قبل از وقت سمجھتا ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم پر بھروسہ کر کے اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ اسکے کرم سے انشاء اللہ جنوری ۱۹۳۰ء میں عملی اظہار ہو جائیگا۔ عراق گورنمنٹ ریلوے نے اپنی علمی قدردانی کا ثبوت اس امر سے دیا ہے کہ اس نے محمود عرفانی کے لئے درجہ اول کا پاس اپنی ریلوے پر پیش کیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ محمود عرفانی بحیثیت ایک صحافتی (جرنلسٹ) اسکا بہترین استعمال کرینگے۔ عراق ریلوے کی اتھارٹیز ہر قسم کی ممکن سہولتیں انکے لئے مہیا کرینگی۔ جسکے لئے میں اسکے ایجنٹ متعینہ بمبئی کا شکر گذار ہوں۔ قادیان سے محمود عرفانی ۱۳ دسمبر کی صبح کو انشاء اللہ روانہ ہو گئے۔ اور ۱۴ دسمبر کو کراچی میل پر لاہور سے جائینگے۔ اور ۱۵ دسمبر کو کراچی سے ڈاک کے جہاز پر عازم عراق ہونگے۔ احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان کے اس سفر کے بخیر و عافیت انجام پانے اور مصر پہنچکر اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ جو احباب ان سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ اخیر دسمبر ۲۹ء تک بغداد معرفت ٹامس کک محمود احمد عرفانی جرنلسٹ کے پتہ پر اور یکم جنوری ۱۹۳۰ء سے قاہرہ (مصر) معرفت ٹامس کک اینڈ سنز محمود احمد عرفانی ایڈیٹر اسلامی دنیا و ڈائرکٹر مسلم نیوز ایجنسی کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ خاکسار خادم سلسلہ احقر یعقوب علی عرفانی۔ ایڈیٹر الحکم وغیرہ

عورتوں کا مجلس شوریٰ میں حق نمائندگی

"الفضل" میں عورتوں کے حق نمائندگی کے عنوان سے جو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان کے آخری فیصلہ کے متعلق تو ہمیں اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا انتظار ہے۔ لیکن مخالف فریق کے مضمون کے جواب میں ہماری ایک محترم بہن موید حق نمائندگی نے جو روشنی ڈالی ہے۔ اس کے متعلق میں بھی مختصراً کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں:۔

مشکوٰۃ صفحہ ۵۹ والی حدیث یعنی جب تک تم اپنے کام باہم مشورہ سے طے کرتے رہو گے۔ تب تک تمہاری زندگی خیر و برکت کا موجب رہے گی۔ کیوں نہ اس سے یہ مراد لیں۔ کہ مرد و عورت۔ دونوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔ کہ مناسب طریق سے جہاں ضرورت ہو۔ باہم مشورہ سے طے کیا کرو۔ لیکن جب تمہارے امور کی مشیر عورتیں ہو جائیں گی۔ پھر تمہارا صفحہ ہستی سے مٹ جانا بہتر ہوگا یعنی کل امور میں عنان حکومت عورتوں کے ہاتھ میں نہ دو۔ اگر تمہارے متعلق جو کام ہیں۔ ان کو بھی انہی کے اختیار پر دید و اور خود کوئی کام نہ کرو۔ تو پھر تمہارے زندہ رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں اگر باہم مشورہ سے کام کرتے رہو گے۔ تو پھر ہر طرح امن ہی امن ہوگا۔ ہر ایک کا حق ہر ایک کے پاس ہو۔ تو شکایت کیسی۔

لیکن اگر اس حدیث کے وہ معنے لئے جائیں۔ جو مخالف فریق نے اپنے مضمون میں لئے ہیں۔ تو پھر کسی معاملہ میں عورت سے مشورہ نہیں لینا چاہیئے خواہ وہ معاملہ خانگی ہو یا قومی۔ کیونکہ خانگی یا قومی کی کوئی تشریح نہیں کی گئی۔ لیکن دیکھا جاتا ہے۔ عورتوں سے برابر مشورے لئے جاتے ہیں اگر کہو کہ وہ خانگی معاملات ہوتے ہیں۔ قومی معاملات کی کوئی دلیل پیش کی جائے۔ تو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ام سلمہؓ کے مشورہ پر عمل کرنا صلح حدیبیہ کے موقعہ پر واضح کر دیتا ہے کہ وہ خانگی نہ تھا۔ بلکہ قومی تھا۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں۔ کہ معقول بات بھی عورت کی نہ مانی جائے:۔

پھر ایک طرف حدیث میں یہ حکم ہے۔ کہ حق بات کو اپنی گم شدہ چیز سمجھو۔ جہاں ملے۔ اسے لے لو۔ کیا اگر عورت حق بات بیان کرے۔ تو وہ قبول نہیں کرنی چاہیئے۔ نمائندگی کیا ہے؟ معقول باتوں کو ایک مجلس میں پیش کرنا۔ یہ تو نہیں۔ کہ مرد ہمیشہ معقول باتیں پیش کرتے ہیں۔ اور عورتیں ہمیشہ نامعقول۔ پس ہم ایک طرف مشکوٰۃ صفحہ ۵۹ والی حدیث رکھ کر اور دوسری طرف صلح حدیبیہ کے وقت ام سلمہؓ کا مشورہ دیکھ کر یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ ایک طرف تو غیر متعلق باتیں عورتوں کے سپرد کرنے سے منع فرمایا ہے اور دوسری طرف معقول مشورہ سے کر کے ثابت کر دیا۔ کہ جو صحیح مشورے ہوں۔ ان پر عمل کرنا چاہیئے:۔

حیرانگی اس بات کی ہے۔ کہ ہمارے بھائیوں کو ایسے کیا خطرات نظر آ رہے ہیں۔ کہ نمائندگی کو ایک مہیب صورت بنا کر ڈرایا جاتا ہے۔ کیا اس طرح عورتیں یہ نہیں محسوس کر سکتیں۔ کہ ان کے جائز مطالبات کو روکتے روکتے خدانخواستہ ایک وقت وہی حالات پیدا ہو جائیں گے جو کہ اس وقت صوبہ سرحد میں جہاں کثرت سے مسلمانوں کی آبادی ہے نظر آتے ہیں۔ کئی بے چاری عورتوں اور لڑکیوں کو دیکھا ہے کہ باپ یا خاوند کی اولاد نرینہ نہ ہونے کے باعث تمام جائداد دور کا رشتہ دار لے جاتا ہے۔ اور وہ خالی ہاتھ بیکسی کے آنسو بہاتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اور کئی قسم کے مظالم ان پر کئے جاتے ہیں۔ پھر غضب یہ ہے۔ کہ عورت کو حق نمائندگی سے محروم کرتے ہوئے اس کی عقل کے ساتھ اس کے ایمان پر بھی حملہ کیا جاتا ہے۔ کیا وہ حق نمائندگی لیتے ہی اس قدر شوریدگی اختیار کر لے گی۔ کہ وہ کچھ طلب کرنے لگ جائے گی جس کا اسے شریعت نے حق دار نہیں بنایا۔ یہ کسی مومنہ کی شان نہیں مومنہ تو وہی طلب کرے گی جو اس کے خدا اور اس کے رسول نے دیا۔ بصورت دیگر کیا مرد کیا عورت ایک ہی حکم کے نیچے ہیں۔ پھر یہ تو نہیں۔ کہ جو کچھ وہ کہے گی۔ زبردستی منوا بھی لے گی۔ نمائندہ کا کام مشورہ دینا ہے۔ ماننا نہ ماننا خلیفہ وقت کے اختیار میں ہے۔ مردوں کو غور تو کرنا چاہیئے۔ عورت آپ کی ماں۔ عورت آپ کی بہن۔ عورت آپ کی بیٹی۔ عورت آپ کی بیوی ہے۔ جب آپ اسے اظہار رائے کا موقعہ ہی نہ دیں گے۔ تو آپ کس طرح اس کے جذبات و احساسات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور جب کئی اہم کام ایک عورت کے مشورہ پر عمل کر کے کئے جاتے ہیں۔ تو نمائندہ عورت چار رائے دے گی۔ وہ کئی عورتوں کے مشورہ کا نچوڑ ہوگا۔ وہ کیوں مفید نہ ہوگی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ام سلمہؓ کے مشورہ پر عمل کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ نمائندگی کا مشورہ تو درکنار۔ ایک عورت کے مشورہ کو بھی معقول سمجھا۔ اور اسے شرف قبولیت بخشا گیا۔

راقمہ زبیدہ از پشاور۔

ڈاک خانہ کے متعلق

اخبار نویسوں کے حقوق

اخبار نویس اصحاب یوں تو ساری دنیا کو حقوق دلانے کے لئے جد و جہد کرتے رہتے ہیں۔ مگر خود فراموشی کی یہ کیفیت ہے کہ اپنی جائز ضروریات کا انتظام بھی نہیں کرتے۔ یا نہیں کر سکتے:۔

ڈاک خانوں کی بہت سی آمد کا دار و مدار اخباروں پر ہے۔ اور ڈاکخانہ اخبار والوں کے لئے جس قدر مشکلات پیدا کرتا ہے۔ وہ بیان سے باہر ہیں۔ پہلے پہلے ۱۰ تولہ تک نصف آنہ محصول تھا۔ پھر فی ۵ تولہ آدھ آنہ کر دیا جس سے اہل صحافت کو سخت نقصان پہونچا۔ پھر اخبارات میں ان کے لئے عجیب عجیب قانون بنتے رہتے ہیں:۔

پہلے پہلے پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر سے اس بات کا زور دیا جاتا رہا۔ کہ اخباروں کا رجسٹرڈ نمبر ہر سال دسمبر کے مہینہ میں رینیو کرایا جائے اور جو اخبار نویس بھول جائے۔ اس کا اخبار رجسٹریشن سے نکال دیا جائے۔ یہ ایک تکلیف مالا یطاق تھی۔ اور اس کی وجہ سے بہت سے اخبار رجسٹریشن سے نکلے اور ان کو پھر دوبارہ رجسٹرڈ کرانا پڑا۔ دوسری بار رجسٹرڈ کرانے پر علاوہ بہت سا وقت خرچ ہونے کے رجسٹرڈ نمبر بھی بدل گیا۔ اور ناموں کی چٹیں بھی ضائع ہو گئیں۔ کیونکہ ان پر رجسٹرڈ نمبر کا مطبوعہ ہونا شرط تھا۔ اور پہلا نمبر بدل چکا تھا۔ خدا خدا کر کے اس مشکل سے چھٹکارا ہوا۔ تو اب ایک اور مشکل پیش آئی۔ کہ شرط کر دی گئی۔ اخبار کا رجسٹرڈ نمبر نام کی چٹ پر چھپا ہوا ہونا چاہیئے۔ بعض پوسٹ ماسٹر قانون کے لفظوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر اس اخبار کو بیرنگ کر دیتے۔ جس کے پتہ پر رجسٹرڈ نمبر مطبوعہ نہ ہوتا۔ اور دفاتر اخبارات میں ایسا ہونا ضروری تھا۔ کہ نئے خریداروں یا دوبارہ پرچہ منگوانے والوں کے نام دستی لکھے جائیں۔ اور ان کے نام کے اوپر رجسٹرڈ نمبر مطبوعہ نہ ہو۔ اب اس کے متعلق جب بہت کوشش کی گئی۔ تو رول میں یہ تبدیلی کی گئی۔ کہ رجسٹریشن نمبر نام کی چٹ پر نہ ہو۔ لیکن اس کے لفظوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض ڈاکخانہ کے کارکنوں نے جو پبلک کو تکلیف دینے میں راحت محسوس کرتے ہیں۔ ان اخباروں کو بیرنگ کرنا شروع کر دیا۔ جن پر وہ چٹیں لگائی جاتی ہیں۔ جن پر رجسٹرڈ نمبر مطبوعہ ہے۔ حالانکہ رجسٹرڈ نمبر اگر ہو۔ تو اس میں ڈاکخانہ والوں کا کیا حرج ہے۔ بلکہ آرام ہی ہے۔ کہ بغیر پرچہ کھولنے کے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ اخبار باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مشکل ہے۔ کہ اخبار ٹھیک تاریخ پر روانہ نہ ہو سکے۔ تو فوراً نوٹس مل جاتا ہے۔ کہ آپ کا اخبار بے قاعدہ ہے۔ اس لئے رجسٹریشن سے نکالا جاتا ہے۔ حالانکہ کوئی اخبار والا یہ گوارا نہیں کرتا۔ کہ اس کا اخبار لیٹ ہو۔ لیکن بعض اوقات پریس کی خرابی یا کسی رکن ادارت یا کاتب وغیرہ م* کسی بیماری کی وجہ سے اخبار کے طبع و ارسال میں دیر ہو جاتی ہے ان حالات میں اس قانون کا نفاذ کس قدر مشکلات بڑھانے والا ہے۔ پوسٹل گائیڈ میں تو صرف یہ درج ہے۔ کہ دو اخباروں کے درمیان ۳۱ دن سے زائد کا فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر عملاً یوں کیا جاتا ہے کہ اخبار بجائے ۱۰ تاریخ کے ۱۱ کو جائے۔ تو اسے بھی یہی قرار دیا جاتا ہے۔ کہ یہ بے قاعدہ ہے۔ اور رجسٹریشن سے باہر۔ جس کے نتیجہ میں رجسٹریشن سے دوبارہ سرٹیفکیٹ حاصل کر کے پھر نئے سرے سے نیا نمبر لینا پڑتا ہے حالانکہ اگر اخبار تاریخ مقررہ پر پوسٹ نہ ہو۔ تو ڈاکخانہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے۔ کہ اسے کسی دوسرے وقت پر آنے والے اخبار سے روانگی میں ترجیح نہ دے۔ یا اسی تاریخ کو ڈسپیچ ضروری نہ ہو۔ یہ تو نہیں۔ کہ رجسٹریشن سے ہی نکال دیا جائے:۔

* میرے نزدیک تو ماہواری رسالوں کو بھی یہ رعایت ملنی چاہیئے۔ کہ اگر کسی وجہ سے رسالہ تاریخ مقررہ سے دو چار روز لیٹ ہو جائے۔ یا دو نمبر اکٹھے نکال دئے جائیں۔ تو رجسٹریشن سے باہر نہیں ہونا چاہیئے:۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام اخبار نویس متفق ہو کر اعلےٰ افسران ڈاک خانجات کی توجہ ان مشکلات کی طرف دلائیں گے۔ ورنہ آئے دن نقصان اٹھائیں گے۔ چونکہ عموماً بڑے بڑے شہروں میں ایسی باتوں کو عملی طور سے نظر انداز کیا جاتا ہے اس لئے کئی اخبار اسے معمولی بات قرار دیتے ہیں۔ قصبات وغیرہ سے جو اخبار نکلتے ہیں۔ ان کو بہت مشکلیں ہیں۔ اُن کی امداد ہونی چاہیئے:۔ مینیجر الفضل قادیان۔

فہرست نومبایعین سنہ ۱۹۲۹ء

نمبر	نام و پتہ
۸۹۶	زینب خاتون ہمشیرہ عبدالرحمٰن بیگ صاحب ضلع منٹگمری۔
۸۹۷	منشی فرزند علی صاحب ضلع لائل پور
۸۹۸	حیات بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب ضلع گجرات
۸۹۹	مرزا خان صاحب ولد محمد خان صاحب ؍؍ ؍؍
۹۰۰	محمد اصغر خان صاحب عرف بھگوت ملکانہ ؍؍ آگرہ
۹۰۱	اکبر خان صاحب برادر محمد اصغر خان صاحب ؍؍ ؍؍
۹۰۲	دھن پال صاحب ضلع آگرہ
۹۰۳	سورج مل صاحب ؍؍ ؍؍
۹۰۴	محمد عمر صاحب ؍؍ ؍؍
۹۰۵	گھورے صاحب ملکانہ۔ ؍؍ ؍؍
۹۰۶	چندن صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۰۷	کلیان سنگھ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۰۸	نواب خاں ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۰۹	محبت سنگھ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۰	اُجدئی صاحبہ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۱	بدھو ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۲	امامن ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۳	مارنا ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۴	علیمن ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۵	بشیرن ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۶	عزیزن ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۷	چھلی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۸	محمد شفیع صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۱۹	مستری فضل احمد صاحب ضلع جھنگ
۹۲۰	غلام محمد صاحب ؍؍ ؍؍
۹۲۱	کریم بخش صاحب ؍؍ ڈیرہ غازیخان
۹۲۲	غلام غوث صاحب جموں
۹۲۳	چوہدری رشید احمد صاحب ضلع گورداسپور
۹۲۴	علی محمد صاحب ؍؍ سیالکوٹ
۹۲۵	احمد علی صاحب امرتسر
۹۲۶	سمندر خان صاحب نیاز۔ ضلع اٹک
۹۲۷	نذیر احمد صاحب مولوی فاضل۔ حیدرآباد دکن
۹۲۸	نواب ادیب یار جنگ صاحب بہادر ؍؍ ؍؍
۹۲۹	مولوی غلام مقتدر صاحب ؍؍ ؍؍
۹۳۰	میر دلاور حسین صاحب ؍؍ ؍؍
۹۳۱	میاں اللہ داد صاحب ضلع ملتان
۹۳۲	مولوی دوست محمد صاحب ضلع لائل پور
۹۳۳	عبدالمالک صاحب ؍؍ جہلم
۹۳۴	غلام محی الدین صاحب امرتسر
۹۳۵	غلام فاطمہ زوجہ ڈاکٹر لعل دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۳۶	احمد بی بی زوجہ غلام حیدر صاحب ؍؍ ؍؍
۹۳۷	قمر النساء صاحبہ۔ پترہ بنگال
۹۳۸	زین الدین صاحب ؍؍ ؍؍
۹۳۹	تراب خان صاحب ضلع اٹک
۹۴۰	سراج الدین صاحب۔ ضلع لاہور
۹۴۱	میر اعظم صاحب میسور سٹیٹ
۹۴۲	غلام الدین صاحب اڑیسہ
۹۴۳	حلیمہ صاحبہ۔ ضلع شیخوپورہ۔
۹۴۴	میاں خیر الدین صاحب خیبر ایجنسی۔
۹۴۵	خوشدامن ڈاکٹر عباد اللہ خان پلیڈر پٹیالہ ریاست
۹۴۶	پیرا نذتی صاحبہ پٹیالہ سٹیٹ
۹۴۷	ہدایت اللہ صاحب ؍؍ ؍؍
۹۴۸	احمد دریس صاحب سماٹری قادیان
۹۴۹	رحیم احمد صاحب۔ ضلع گورداسپور
۹۵۰	مبین محمد صاحب ؍؍ سیالکوٹ
۹۵۱	شیخ احسان علی صاحب ؍؍ کٹک
۹۵۲	منشی حضرت نور خان صاحب دہلی
۹۵۳	وزیر بیگم صاحبہ دختر اللہ دتا صاحب ضلع گورداسپور
۹۵۴	غلام رسول صاحب ولد ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۹۵۵	سید مصطفیٰ حسین صاحب حیدرآباد دکن
۹۵۶	غلام حسین صاحب ؍؍ ؍؍
۹۵۷	عبدالحمید صاحب گورداسپور
۹۵۸	بی بی رحیمن صاحبہ پٹیالہ سٹیٹ
۹۵۹	ستاب بی بی صاحبہ امرتسر
۹۶۰	عبداللہ شاہ صاحب درزی ضلع منٹگمری
۹۶۱	شیخ فتحدین صاحب ؍؍ لاہور
۹۶۲	فتح محمد صاحب سرگودھا
۹۶۳	نور محمد صاحب ڈیرہ غازیخان
۹۶۴	میاں غلام حسین صاحب ضلع ہزارہ
۹۶۵	محمد زمان صاحب ؍؍ ؍؍
۹۶۶	بی بی گل صاحبہ ؍؍ ؍؍
۹۶۷	علی شیر صاحب ؍؍ لائل پور
۹۶۸	فرزند علی صاحب ؍؍ ؍؍
۹۶۹	اسمٰعیل صاحب ضلع لائل پور
۹۷۰	محمد اصغر صاحب ؍؍ سیالکوٹ
۹۷۱	شاہ محمد صاحب ؍؍ شاہ پور
۹۷۲	غلام محمد صاحب ؍؍ گوجرانوالہ
۹۷۳	عبدالمجید خانصاحب ؍؍ گورداسپور
۹۷۴	محمد نواز خاں صاحب سیالکوٹ
۹۷۵	صوفی نذیر احمد صاحب ضلع ؍؍
۹۷۶	ہاجرہ بی بی صاحبہ ؍؍ امرتسر
۹۷۷	میاں محمد اسمٰعیل صاحب ؍؍ ؍؍
۹۷۸	محمد سلیمان صاحب ؍؍ ؍؍
۹۷۹	عائشہ بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۹۸۰	خیراں بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۹۸۱	محمد سلطان صاحب امرتسر
۹۸۲	نواب الدین صاحب ضلع امرتسر
۹۸۳	حشمت بی بی صاحبہ ؍؍ ہوشیار پور
۹۸۴	عبداللہ صاحب ؍؍ امرتسر
۹۸۵	لعل خاں صاحب ؍؍ راولپنڈی
۹۸۶	محمد الدین صاحب شہر سیالکوٹ
۹۸۷	بختیار علی خانصاحب ضلع امرتسر
۹۸۸	نذیر احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۹۸۹	مسماۃ نور بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۹۹۰	بیگم بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۹۹۱	نذیر بیگم صاحبہ ؍؍ ؍؍
۹۹۲	عبدالمجید خانصاحب ؍؍ ؍؍
۹۹۳	محمد سعید صاحب ؍؍ ؍؍
۹۹۴	اللہ رکھی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۹۹۵	میاں حامد علی صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
۹۹۶	محمد عبدالجلیل صاحب۔ حیدرآباد دکن
۹۹۷	محمد صدیق صاحب پٹیالہ سٹیٹ
۹۹۸	اللہ دتا صاحب ؍؍ ؍؍
۹۹۹	رحمت اللہ صاحب ضلع کرنال
۱۰۰۰	محمد اسلم صاحب حوالدار پنشنر سیالکوٹ
۱۰۰۱	ابراہیم صاحب ضلع حصار
۱۰۰۲	غلام محی الدین صاحب ؍؍ ؍؍
۱۰۰۳	اللہ لوک صاحب ؍؍ سیالکوٹ
۱۰۰۴	میاں محمد الدین صاحب ؍؍ گورداسپور
۱۰۰۵	رحمت بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۱۰۰۶	حسین خاں صاحب ؍؍ ؍؍
۱۰۰۷	محمد یوسف صاحب ۔ لاہور
۱۰۰۸	غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ غازیخان
۱۰۰۹	شیخ عبدالخالق صاحب کشمیر
۱۰۱۰	عبدالرزاق صاحب ؍؍
۱۰۱۱	محمد رمضان صاحب ؍؍
۱۰۱۲	سید محمود حسین صاحب۔ دہلی
۱۰۱۳	محمد امین صاحب ریاست کپورتھلہ
۱۰۱۴	سردار بیگم صاحبہ۔ سکھر
۱۰۱۵	سیف الرحمٰن صاحب ضلع پشاور
۱۰۱۶	ننھا صاحب ولد رحمت ؍؍ سیالکوٹ
۱۰۱۷	ذاکر حسین صاحب قریشی ریاست پٹیالہ
۱۰۱۸	شبیرن زوجہ ذاکر حسین صاحب ؍؍ ؍؍
۱۰۱۹	جمیلہ بیگم صاحبہ دختر ذاکر حسین صاحب ؍؍ ؍؍
۱۰۲۰	محمد اصغر صاحب ضلع منٹگمری
۱۰۲۱	سید عبداللہ شاہ صاحب ؍؍ ؍؍
۱۰۲۲	فقیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۲۳	دین محمد ولد بدرالدین صاحب جالندھر
۱۰۲۴	محکم شاہ صاحب ضلع ملتان
۱۰۲۵	جنت خاتون صاحبہ اہلیہ میاں فضل کریم صاحب وکیل بھیروی۔ لاہور
۱۰۲۶	سید وحید الدین صاحب بنگال
۱۰۲۷	محمد صادق صاحب نومسلم ضلع شیخوپورہ
۱۰۲۸	رحمت علی صاحب ضلع گجرات
۱۰۲۹	نذیر احمد صاحب بہاولپور سٹیٹ
۱۰۳۰	میاں عبدالرحیم صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۳۱	مسماۃ مستاں صاحبہ زوجہ سادہ احمدی ضلع شیخوپورہ
۱۰۳۲	مسماۃ بختاور صاحبہ ضلع لاہور
۱۰۳۳	محمد اقبال صاحب ؍؍ ؍؍
۱۰۳۴	چھجو خان صاحب ریاست پٹیالہ
۱۰۳۵	غلام حسین صاحب دفعدار حیدرآباد دکن
۱۰۳۶	مولوی عبدالعزیز صاحب حکیم کوئٹہ چھاؤنی
۱۰۳۷	مولوی غلام حسین صاحب ضلع لائلپور
۱۰۳۸	نور محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۰۳۹	محمد علی صاحب زرگر امرتسر
۱۰۴۰	محمد حسین صاحب سکھر
۱۰۴۱	عبدالکریم صاحب۔ کراچی
۱۰۴۲	عبدالسلام صاحب ولد عبدالکریم صاحب کراچی
۱۰۴۳	عبدالرحیم صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۰۴۴	سید عنایت حسین شاہ صاحب ضلع لائلپور
۱۰۴۵	بھاگ بھری صاحبہ بیوہ مولا بخش صاحب زمیندار ضلع گجرات
۱۰۴۶	مہر الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۴۷	غلام حسین صاحب لاہور
۱۰۴۸	صالحہ بی بی صاحبہ دختر غلام حسین صاحب لاہور

باقی

ایام جلسہ میں زمینوں کی قیمت میں رعائت

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ایام جلسہ کیلئے قادیان کی سکنی اراضیات کی قیمت میں دس فیصدی کی رعایت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یعنی جو زمین معمولی طور پر چار سو روپے فی کنال کے حساب سے فروخت کیجاتی ہے۔ وہ ایام جلسہ میں تین سو ساٹھ روپے فی کنال کے حساب سے دیجائیگی۔ وعلی ہذالقیاس۔ یہ رعایت ۲۱ دسمبر ۲۹ء سے شروع ہو کر ۳ جنوری ۳۰ء تک رہیگی اور صرف ان احباب کو دیجائیگی جو نقد قیمت ادا کرینگے ۔ فقط

المعلن

خاکسار:- مرزا بشیر احمد (ایم اے) قادیان

تاجر بن کر دولت کمائیے

ہمارے ہاں ولایت کے سرد۔ گرم۔ تحمل کے کٹ پیس اور جاپانی سلک کے پندرہ و اٹھارہ گز کے تھان۔ امریکن گرم کوٹ سیکنڈ ہینڈ۔ اعلیٰ درجہ کے نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔ جملہ گانٹھیں ولایتی بندھی ہوئی ہوتی ہیں اور اسی طرح روانہ ہوتی ہیں۔ ایک سو مردانہ کوٹ کی گانٹھ مختلف رنگ اور سائز قیمت ۲۲۵ روپیہ۔ مردانہ فراخ گرم کوٹ یا اور کوٹ پچاس کوٹ کی گانٹھ۔ قیمت ۱۷۵ روپیہ۔ مال گاڑی کا کرایہ ہمارے ذمہ چونکہ سیزن شروع ہے۔ اس لئے سواری گاڑی سے منگوانے کی صورت میں مال گاڑی کا کرایہ منہا کر کے بقیہ بذمہ خریدار وی۔ پی میں ڈال دیا جائیگا۔ آرڈر کے ہمراہ ۲۵ فی صدی پیشگی آنے پر بقیہ قیمت کا وی۔ پی روانہ ہوگا۔ کٹ پیس وغیرہ دو سو روپیہ کا اور کوٹ سالم گانٹھ سے کم کا آرڈر نہ لیا جاوے گا۔ تجربہ کار۔ محنتی ٹریولنگ ایجنٹ بذریعہ خط وکتابت تنخواہ یا کمیشن کا فیصلہ کریں ۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی
پوسٹ بکس نمبر ۶۹۵ بمبئی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

میسرز کے۔ بی۔ آدم جی۔ مامونجی اینڈ سنز [illegible] لمیٹڈ (لاہور) کو ہدایت کیگئی ہے۔ کہ بروز منگل [illegible] دسمبر ۱۹۲۹ء سے بمقام پٹھانکوٹ خراب شدہ متفرق سٹور جس میں شیٹس۔ پائپس سکریپ آئرن ٹمبر خیمہ جات ترپالیں۔ دفتری فرنیچر۔ اور ایک موٹر ٹرالی شامل ہے کا نیلام روزانہ دس بجے صبح شروع کردیا کریں۔

فروخت کی شرائط کا نیلام کنندگان نیلام کے وقت اعلان کردیا کرینگے ۔

ایجنٹ این ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹرس لاہور۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۹ء
کنٹرولر آف سٹورز۔ این۔ ڈبلیو۔ آر

قادیان میں مختلف مواقع پر

قابل فروخت سکنی زمینیں

قادیان میں ہم احباب جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اچھے موقعہ کی زمینیں قابل فروخت مہیا کر سکتے ہیں۔ مواقع کے لحاظ سے ان کی قیمتیں ۱۵۰ روپے کنال سے ۲۵۰ روپے کنال تک ہیں۔ یہ سب قطعات قادیان کی پرانی آبادی اور ریلوے لائن کے درمیانی حصے اور اسکے قرب وجوار میں واقع ہیں۔ ضرورتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کر کے مزید حالات معلوم کرلیں۔ اور اپنی پسند کی زمین نقد قیمت ادا کر کے لے لیں ایسا نہ ہو۔ کہ پھر موقعہ ہاتھ نہ آئے ۔

چ معرفت منیجر الفضل قادیان

روح زندگی

آجکل اخباری دوائی استقدر شبہ کی نظروں سے دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی واقعی اکسیر بھی ہو۔ تو اسے جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ مگر پبلک تک آواز پہنچانیکا کوئی اور ذریعہ سوائے اشتہار کے ہے ہی نہیں۔ آپ سے صرف اس قدر گذارش ہے۔ کہ جہاں آپ نے اور بہت سی ادویات کا استعمال کیا ہے۔ ایک مرتبہ یہ بھی سہی۔ امید ہے۔ آپ فیصلہ کر سکینگے۔ کہ تمام ادویات اشتہاری بیکار ہی نہیں ہوتیں۔ اس لئے طاقت کو بڑھانے کے واسطے۔ دماغ کو تر و تازہ رکھنے کے لئے جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے۔ دل کو ہمیشہ خوش رکھنے کے لئے غرض یہ کہ کتنے فائدے ہیں۔ جن کو آپ اس تھوڑے مضمون اشتہار سے سمجھ گئے ہونگے۔ اس لئے روح زندگی ضرور استعمال کریں نہایت زود اثر دوائی ہے۔

کمزوری کی کیسی ہی شکایت ہو۔ انشاء اللہ ۲۱ خوراک میں بالکل رفع ہو جائیگی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ھ خرچ ڈاک وغیرہ بذمہ

منیجر دواخانہ روحانی عملیاتی لمیٹڈ رجسٹرڈ انارکلی لاہور

نوٹ کمزوری کے علاوہ ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے جواب کے واسطے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے ۔

اخبار الفضل قادیان دارالامان - مؤرخہ ۷ ؍ دسمبر ۱۹۲۹ء
نمبر ۴۹ جلد ۱۷
۱۳
احباب ایک نظر ضرور اسکو پڑھ لیں
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ کی قیمتی نادر تصانیف
تبلیغ ہدایت
جو تبلیغ احمدیت کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ہر متنازعہ فیہ مسئلہ پر نہایت خوبصورت اور دلآویز طریق پر بحث کی گئی ہے۔ بالخصوص نو تعلیم یافتہ طبقہ کے مطالعہ کیلئے نہایت موزوں ہے۔ مسئلہ ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود۔ نشانات مسیح موعود۔ وفات و حیات پر مختصر مگر مدلل اور ضروری بحث۔ جذبات کو حقیقی اور درد بھرے الفاظ میں اپیل۔ غرضیکہ حق و حکمت کو ذہن نشین کرنیکا حتی الامکان کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت پہلے ۱۲ تھی۔ مگر اب ۸ کر دی ہے۔ اور کاغذ قسم دوم ۱۲ ؍
وفات مسیح پر مکمل اور مفصل مضمون
الحجۃ البالغہ
وفات مسیح پر بجز اس رسالہ کے اور کوئی ایسا مکمل رسالہ سلسلہ احمدیہ میں نہیں جو کسی متلاشی حق کی تبلیغ کے کام آسکے۔ حضرت مؤلف موصوف نے حق پسند اور نو تعلیم یافتہ طبقہ کی ذہنیت کو ملحوظ خاطر رکھکر اور زور اور جوش سے اس اہم مسئلہ پر بہیلے سے روشنی ڈالی ہے اور اسکے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا ہے پہلے اسکی قیمت ۱۲ تھی اب صرف ۸ ہے
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دو پر معارف تقریریں
ذکر الٰہی و قبولیت دعا کے طریقے
جلیبی تقطیع پر
یہ ہر دو عرفان بھری تقریریں کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ اسکی مقبولیت عامہ اور اہمیت خاصہ اس سے ظاہر ہے کہ دوستوں کے طلبے اصرار پر تیسری مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔ اب کی مرتبہ ان ہر دو تقریروں کو الگ الگ شائع کرنیکی بجائے اکٹھا شائع کیا گیا ہے۔ اور جلد کپڑے کی سنہری نہایت خوبصورت کمرے کے بنوائی گئی ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت پہلے سے کم کی گئی ہے یعنی بے جلد کی ۵ ؍ اور مجلد کی ۸ ؍
حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم
کا
معرکۃ الآرا مباحثہ جلال پور جٹاں
مابین شیعہ و سنی
جو باوجود ہزاروں کے مجمع میں ہونے کے نہایت خوش اسلوبی اور امن و آشتی سے سرانجام ہونے میں اپنی نظیر آپ ہے۔ شیعوں کے اہم اختلافی مسائل پر سیر کن بحث ہے پہلے اسکی قیمت ۶ تھی۔ مگر اب ۴ کر دی گئی ہے
ٹیچنگ آف اسلام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر مہوتسو کا انگریزی ترجمے کا سستا ایڈیشن
پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے اب یہ اشاعت عام کی غرض کو مد نظر رکھکر سستا چھپوایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۰ ؍ بے جلد ۶ ؍
مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی
مؤلفہ
مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی
اب بار دوم دوستوں کے اصرار پر چھپوائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ مزید ایک نہایت ضروری اضافہ مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری کا مضمون ہے جو اسی موضوع پر اپنے رنگ میں نہایت مدلل اور مکمل ہے مگر قیمت وہی سابقہ یعنی صرف ۳ ؍
جیبی حمائل شریف مجلد سنہری بٹن دار
چھوٹی سے چھوٹی سائز یعنی ۵×۳ انچ پر نہایت واضح طور پر تمام قرآن شریف درج ہے سفر و حضر میں یکساں کار آمد ہے آیات کے نمبر بھی دئے گئے ہیں صداقت قرآن اور ہستی باری تعالیٰ پر دلائل کی آیات کی فہرست بھی درج ہے جلد نہایت خوبصورت قیمت صرف
فلسفہ فلاسفر مکمل ہر سہ حصہ
فلاسفر صاحب کے مذہبی لطائف و ظرائف سے جماعت کا کثیر حصہ واقف ہے۔ افادہ عام کی خاطر ان کے تمام لطائف جو پہلے حصہ اول و دوم کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ اور لطیفے بھی حاصل کر کے درج کئے گئے ہیں۔ اور قیمت صرف ۳ ؍
زنانہ کتاب گھر
احمدی مستورات کی سہولیت اور ان میں علمی مشاغل اور شوق پھیلانے کیلئے قادیان میں زنانہ کتاب گھر کھولا گیا ہے جہاں سے سلسلہ احمدیہ کی کل تصانیف اردو و پنجابی اور قرآن کریم۔ نمازیں۔ دعائیں وغیرہ احمدی مستورات براہ راست منگا سکتی ہیں۔ پتہ صرف
زنانہ کتاب گھر سے
تحفۃ النصاریٰ حصہ اول
کتاب گھر قادیان

موتی سرمہ کا کیوں ڈنکا بج رہا ہے؟
اس لئے کہ آج دنیا مان گئی ہے۔ کہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ گرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔
چنانچہ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب جنرل ہسپتال اکیاب (برہما) سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے بھی آپ کا موتی سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے ایک تولہ بذریعہ وی۔ پی جلد بھیجدیں۔"
حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ وسکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری و بیماری دور ہو کر ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور محض افادہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔"
قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ
اکسیر البدن کی کیوں دھوم مچ رہی ہے
اس لئے کہ یہ دوا جملہ دماغی اور جسمانی کمزوریوں کے لئے اکسیر مانی گئی ہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ بڑے بڑے تجربہ کار ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔
چنانچہ مکرم و معظم جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال علی پور (کلکتہ) سے تحریر فرماتے ہیں۔
"میں نے میمو ملک برہما میں اپنے ایک خاص دوست کے لئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کی سفارش کی تھی۔ انہوں نے اس کا استعمال کیا۔ میں نومبر میں تبدیل ہو کر کلکتہ آگیا۔ اور اس کے نتیجہ کا بہت مشتاق تھا۔ کل ہی ان کا خط ملا ہے۔ کہ انہیں اکسیر البدن سے بے حد فائدہ ہوا۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال فرمادیں۔"
قیمت فی شیشی پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ
ملنے کا پتہ
منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
جسن
کا دار و مدار اعلیٰ صحت پر
اور
اعلیٰ صحت کا
امرت دھارا رجسٹرڈ
پر ہے یہ بہترین گھریلو دوا ہے جو کہ آپ کو ہمیشہ امراض کے حملہ سے محفوظ رکھیگی۔ تقریباً جملہ امراض کو رفع کرنے والی زمانہ حال کی ایک ہی دوا ہے
امرت دھارا علم طب کی مکمل ایجاد ہے۔ اس دوا کی فضیلت اور حقیقت کے لئے ہم سے پاس بلا طلب کرو۔
۳۳ ہزار سے زیادہ سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ غرضیکہ یہ تقریباً ہر مرض کا علاج ہے
نزلہ زکام ہیضہ اسہال تپ تپش معدہ کا تیزابی ہونا۔ کان درد۔ بخار۔ نیند نہ آنا یرقان گرمی کی امراض کمر درد میریا تپلی پلیگ گنٹھیا۔ ریگھن بائی کی درد۔ داد۔ زخم دمہ۔ خون بہنا فبض ہیضہ کھجلی۔ نفخ۔ کلیجہ کی جلن موذاک تونیہ۔ قے درد اعصاب سمندری بیماری وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) نصف عہ نمونہ ۸
خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا لاہور
المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

اخراجات جلسہ سالانہ کیلئے

جماعت احمدیہ کی قابل تعریف قربانیاں

اور

حلقہ وار مقابلہ

گذشتہ اخبار الفضل نمبر ۴۸ مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۹ء میں جو رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ اس کا بقیہ حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ کے سکرٹری مال شیخ نذیر احمد صاحب رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ الحمد للہ حضرت اقدس کی تحریک مبارک کے مطابق جماعت گوجرانوالہ جلسہ سالانہ شوق سے ادا کر رہی ہے مبلغ ۱۰۰/ روپیہ روانہ کر دیا گیا ہے۔ یہ ۱۰۰ روپیہ ۱۲ر ۲۹/۱۲ کو داخل ہو گیا ہے۔ بقایا چندہ جلسہ سالانہ بھی جلد روانہ کیا جاویگا۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت بقایاجات چندہ عام اور چندہ خاص کی وصولی کی طرف بھی زیادہ خیال بعد وصولی چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اور اس ماہ میں انشاء اللہ جو کچھ بھی کوشش سے وصول ہو گا۔ فوراً ارسال کر دیا جائیگا۔ تسلی رکھیں۔ میاں بشیر احمد صاحب بانگٹ اوجے سے اطلاع دے رہے ہیں۔ کہ ۴ر دسمبر کو چوہدری سردار خانصاحب بھا کا بھٹیاں یہاں آئے۔ اس وقت چوہدری محمد خانصاحب۔ سردار خان۔ اللہ جوایا اور میاں پیر محمد صاحبان نے فوراً وصول کر کے چوہدری سردار خان صاحب کو ۶/- ۴ حوالہ کر دیئے۔

(یہ رقم ۲۹/۱۲ ۱۱ وصول ہو گئی ہے) میاں سردار خانصاحب بقیہ ۴۲ روپے بھجکر رقم پوری فرما دینگے۔ چک ۶۰ جھوڑ ضلع شیخوپورہ کے میاں محمد الدین صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کا ارشاد بسر و چشم منظور ہے آپ کی مقرر کردہ رقم مبلغ ۵۵ روپے ۱۰ دسمبر تک روانہ کیجاویگی۔ (یہ رقم بھی وصول ہو چکی ہے) بھیرہ کی جماعت سے مبلغ ۸۰ روپے کی رقم داخل ہو چکی ہے بقیہ رقم ۱۳۰ روپے بھی عنقریب وصول ہو جانے کی امید ہے۔

چک نمبر ۱۰۴ جنوبی کے سکرٹری مال چوہدری غلام حیدر صاحب نے لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا نوازش نامہ ملا تسکین قلب حاصل ہوئی۔ حضور انور نے تحریر کیا تھا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ ۴۳ روپے ارسال کرو۔ عرض ہے کہ بندہ جلسہ کے موقع پر ہمراہ لیتا آویگا۔ اور بقایا چندہ کی بھی کوشش کی جاویگی۔

گوکھووال چک ۲۰۳ ضلع لائل پور کے ذمہ ۲۴ روپیہ کی رقم مقرر کی گئی تھی۔ انہوں نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا بصد خوشی منظور فرمایا۔ نصف سے اوپر وصول کر کے بھیجا گیا ہے۔ باقی بمعہ چندہ عام وخاص کے بقایوں کی وصولی کے ساتھ ارسال کیا جاویگا۔

جماعت پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ سے بذریعہ حکیم امیر احمد صاحب قریشی چندہ جلسہ سالانہ ۲۷ روپیہ اور ایک سو روپیہ چندہ عام بقایا متعلقہ ربیع وصول ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی جماعت مانگٹ اونچے کے ۴۶ روپیہ چندہ جلسہ سالانہ داخل ہو چکے ہیں۔

سردار شیر بہادر خان صاحب کوٹ قیصرانی نے اپنا چندہ عام للعہ اور چندہ خاص ۶۰ روپیہ سالم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا ہے۔

مولوی عبد العزیز صاحب محصل بیت المال حضرت کے حضور میں لکھتے ہیں۔ حضور کی تحریک متعلقہ امداد جلسہ اور دیگر چندہ ہائے (یعنی چندہ عام وچندہ خاص کے بقائے) نہایت سرعت کے ساتھ کامیاب ہو رہی ہے۔ اور فدوی بھی اسے کامیاب کرنے میں از حد کوشاں ہے جس قدر رقوات حضور نے معین فرمادی ہیں احباب اخلاص سے تسلیم کر رہے ہیں۔ بعض احباب تو فوراً ادا کر دیتے ہیں اور بعض وعدے کر رہے ہیں۔ جو جلد ادا کرینگے۔ غرض جلسہ سے پہلے یہ سب وعدے انشاء اللہ تعالیٰ پورے ہو جاویں گے۔

چوہدری شمس احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت جنڈ کے گوڈ ضلع سیالکوٹ نے اطلاع کی ہے۔ کہ حضرت صاحب کی مقرر کردہ رقم ۴۵ روپیہ ہماری انجمن کے ذمہ تھی۔ یہاں کی جماعت کی مالی حالت بہت ہی کمزور ہے مگر دوستوں نے اخلاص سے اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیا گو مقررہ رقم ہماری حالت کے لحاظ سے زیادہ تھی لہذا آپ ہماری مشکلات کے دور ہونے کیلئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کریں۔ بذریعہ منی آرڈر ۴۵ کی رقم ارسال ہے۔

مَیں نے گذشتہ رپورٹ میں وعدہ کیا تھا۔ کہ قادیان کی بھی تفصیلی رپورٹ آئندہ کی جاویگی۔ اس وعدہ کے مطابق ذیل میں رپورٹ دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ قادیان کی جماعت پر ۲۸۵۰ کی رقم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی تھی۔ جو تمام جماعتوں سے زیادہ ہے اور واقعی تمام جماعتوں سے زیادہ ہونی چاہیئے تھی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ ۱۵ر نومبر ۱۹۲۹ء براہ راست سننے کے بعد سکرٹری مال منشی محمد الدین صاحب نے سعی کام شروع کر دیا۔ چنانچہ ایک ۱۵۰۰/ سے اوپر روپیہ نقد ان دوستوں سے وصول کیا۔ جو کہ دفاتر کے کارکن نہیں۔ لیکن بوجہ تعلقات کے تین تین ماہ تک دکانوں کو تنخواہ نہ ملنے کے سبب اپنی مالی حالت پریشان رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے مطالع اور خلیفۂ وقت کے حکم کی تعمیل بروقت کرنے کیلئے اپنی ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈالکر چندہ جیسے اہم فرض کو مقدم کرتے ہوئے اکثر دوسروں سے قرض لیکر بھی چندہ کو ادا کیا۔

اس ایثار اور قربانی کا اجر عظیم ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور ہی سے ملے گا۔ جس اخلاص اور محبت سے انہوں نے چندہ جلسہ سالانہ ادا کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چندہ عام اور چندہ خاص کے بقائے بھی جلد تر وصول ہو جاویں گے۔ اور سکرٹری صاحب مال سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس روح کو زیادہ قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کام کریں گے۔ جب دارالامان کی لجنہ اماء اللہ میں سکرٹری مال نے تحریک کی کہ حضور ایدہ اللہ نے جو رقم ۲۰۰۰ روپیہ کی مقرر فرمائی ہے۔ اور جو مطالبہ قادیان کی مخلص اور براہ راست حضور ایدہ اللہ سے فیض پانے والی جماعت سے کیا ہے اسے بہرحال خواہ کچھ ہی ہو۔ ہمیں پورا کرنا ہے۔ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح حضور کو نہیں کہیں گے۔ بلکہ ہم وہ قوم ہیں۔ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا۔ کہ حضور ہم آگے سے بھی لڑیں گے اور پیچھے سے بھی لڑیں گے۔ اور دائیں سے بھی لڑیں گے اور بائیں سے بھی لڑینگے۔ پس ہم خدا کے فضل وکرم سے اس قوم سے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں حضور کی زبان مبارک کا ارشاد پورا کرنا ہے۔ تو سکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ نے مستورات سے چندہ کی تحریک کی اور مبلغ ۱۰۴۳ روپیہ کی رقم پوری کر کے دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس تین صد روپیہ کی رقم میں سے قابل ذکر رقوم حسب ذیل ہیں۔

حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ الی یوم القیامۃ ۳۰ روپے والدہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ۱۰ روپے۔ والدہ حضرت طاہر احمد صاحب دو من گندم۔ والدہ حضرت رفیع احمد صاحب ۱۰ روپے۔ اہلیہ صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب ۱۰ روپے۔ حضرت پُھوپھی صاحبہ والدہ حضرت میاں داؤد احمد صاحب ۲ روپے۔ اہلیہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ۱۰ روپے ناصرہ بیگم صاحبہ ۵ روپے۔ مسماۃ غوثاں اہلیہ میاں نور محمد صاحب مرحوم ایک روپیہ۔ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم ۲ روپے اہلیہ مولوی عبد الاحد صاحب ۵ روپے۔ اہلیہ منشی قائم علی صاحب ۳ روپے اہلیہ خانصاحب منشی فرزند علی ۵ روپے۔ سردار بیگم اہلیہ محمد افضل ایک من آٹا۔ اہلیہ بابو عبد الرحیم صاحب ۴ روپے اہلیہ شیخ یوسف علی صاحب ۲ روپے آمنہ بنت عبد الرحیم ۲ روپے فاطمہ بیگم اہلیہ میاں احمد الدین صاحب زرگر ایک من گندم۔ اہلیہ منشی عبد العزیز صاحب پٹواری ۲ روپے باقی قادیان کی مستورات سے بالعموم ایک ایک روپیہ یا کچھ کم دیتی ہیں۔

بیت المال ان سب بہنوں کے۔ اس جذبۂ ایثار و قربانی کی جو انہوں نے اللہ کی راہ میں کی ہے۔ دل سے قدر کرتے ہوئے جزاہم اللہ احسن الجزاء عرض کرتا ہے۔ اور حضرت اقدس کے حضور میں دعا کی درخواست پیش کرتا ہے۔ اشاعت شدہ رپورٹ بیت المال کے مطابق جب ۳۵۰/ روپیہ میں کمی رہ گئی تو کارکنان جماعت قادیان نے محسوس کیا کہ یہ کمی تھوڑی سی ہے۔ پورا ہونے کی بجائے اصل مقررہ رقم سے زیادہ ہو کر تو کسی طرح سے نہ ہو تو گذشتہ ۷ دن وفد تجویز کیا گیا جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب و حضرت عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم پریذیڈنٹ انجمن قادیان۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور جناب مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل (جٹ) اور سکرٹری مال تھے۔

اس وفد نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جس طرح سے بھی ہو حضور کے زبان مبارک کے الفاظ پورے کرنا جماعت قادیان کا فرض اولین ہے۔ اتفاق سے ۱۳ دسمبر کا دن تھا جمعہ کی پہلی اذان مسجد اقصےٰ میں ہونے سے پہلے اس وفد نے ۴۵۰ روپیہ کے وعدے خاص خاص بزرگان دین سے لیکر مقررہ رقم سے ایک سو روپیہ زیادہ کیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ۳۰۰ روپیہ کے قریب اسی وقت نقد وصول بھی کر لیا۔ چنانچہ اس وفد میں ذیل کی رقوم خاص طور پر قابل نوٹ ہیں۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ۱۰۱ روپیہ علاوہ اس رقم کے جو حضور نے کارکنان سلسلہ کے ساتھ بشرح ۲۰ روپے عطا فرمائی ہے۔ پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن ۱۰۰ روپیہ۔ آپ نے ایک سو روپیہ پہلے عطا فرمایا تھا اور اس ضرورت کے وقت ایک سو روپیہ اور نقد عطا فرمایا۔ جناب نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کوٹھی دارالسلام ۵۰ روپیہ نقد۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب ۳۰ روپے علاوہ پہلی رقم کے۔ مرزا گل محمد صاحب ۳۰ روپے۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ۳۰ روپے۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور ۱۰ روپے۔ اس کے علاوہ دوسرے دوستوں نے بھی عموماً ۱۵/ اور ۲۰/ کی رقوم ادا کردہ سے ایک ایک دو دو تین تین روپیہ کا اضافہ فرمایا جس سے نہ صرف دو ہزار مقررہ رقم پوری ہوئی بلکہ ایک سو روپیہ زائد ہوا۔ الحمد للہ۔

میرا دل چاہتا تھا۔ کہ جماعت قادیان کی مکمل فہرست شائع کرد

ایک نظر ادھر بھی توجہ سے دیکھئے

عرق نور نے اپنی خداداد تاثیر سے استعمال کرنے والوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس کی بابت اشتہار دیکھنا ہو۔ تو اخبار الفضل کے پرچہ ۱۹۲۹ء کے دیکھنے چاہئیں۔ اب اس کی شہرت کا سال ختم ہوتا ہے۔ اس کی خوشی میں یہ ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء آمدہ جلسہ سالانہ احمدیہ کی برکات پر ماسوائے "عرق نور" کے باقی ادویہ کی قیمت صرف ماہ دسمبر کے لئے کم کی جاتی ہے۔ تا کہ احباب فائدہ اٹھائیں۔

(۲) عرق امراری۔ درد شقیقہ اور درد عصابہ جس سے نظر کمزور ہو کر خراب ہو جاتی ہے۔ شیر خوار بچوں کی مرگی۔ جس کو ام الصبیان کہتے ہیں۔ ایک منٹ میں مرض رفع ہو جاتی ہے۔ آشوب چشم۔ درد دندان کے لئے بھی اکسیر اعظم ہے۔ پہلے اس کی قیمت ایک اونس کی شیشی ایک روپیہ تھی۔ اب احباب آمدہ کی خاطر ۴ اونس کی شیشی ایک روپیہ کر دی گئی ہے۔ جو چار اونس سے کم نہیں دیجائیگی ایک شیشی ۸۰ مریض کو کافی ہے

(۳) بواسیر خونی۔ جس کی قیمت ۳ سے ۵ تک تھی۔ رعایتی ۲ سے ۴ تک

(۴) بواسیر خونی پیچیدہ۔ جس کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی۔ رعایتی ۵ سے ۷ تک

(۵) خنازیر۔ خواہ کیسی خراب گلٹیاں ہوں۔ صرف خوردنی دوائی سے علاج کیا جاتا ہے۔ اپریشن نہیں کیا جاتا۔ نہ اوپر دوائی لگائی جاتی ہے۔ جس کی قیمت ۲۵ روپیہ تھی۔ رعایتی ۱۰ سے ۱۲ تک

رعشہ۔ جس کی قیمت ۵ تھی رعایتی ۳

سنگ رہنی۔ خواہ ۲۔۴ برس کی ہو جس کی قیمت ۱۰ تھی رعایتی ۵

بچوں کے کیڑے۔ فی تولہ ۸ رعایتی ۴

دیگر ہر قسم کی دوائی بھی بارعایت مل سکتی ہے جس کی تفصیل لاحاصل۔

سرمہ اکسیر چشم۔ فی پیکٹ ۱۲

موجد ادویہ

ڈاکٹر نور بخش گورنمنٹ پنشنر

انڈیا اینڈ افریقہ قادیان پنجاب

قابل قدر سوغاتیں

کوئی گھر ان سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔

مشین سیویاں (نو ایجاد)

یہ مشینیں نکل پلیٹڈ خوبصورت، پائیدار۔ اور کم قیمت ہونیکے باعث بیحد مقبول و مشہور ہو چکی ہیں۔ گھڑائی کے ذریعہ تیار کی جاتی ہیں۔ بڑے سائز کی وجہ سے کام بافراط دیتی ہیں۔ چلنے میں بہت سبک اور ہلکی ہوتی ہیں۔ میدہ دھکیلنے کے لئے خوبصورت پرزہ لگایا ہے۔ ہر مشین کے ہمراہ موٹی دبار یک دو چھلنیاں روانہ کی جاتی ہیں۔ اس سے بہتر مشین سیویاں کی تلاش یقیناً فضول اور عبث ہے۔

قیمت مشین کلاں (۲۔ انچ) صرف سات روپے آٹھ آنے (۷؍۸) سائز خورد (۱½۔ انچ) پانچ روپے ۵

قیمہ بنانے کی بے نظیر مشین

یہ مشینیں یورپ سے تیار کرائی گئی ہیں۔ نہایت مضبوط و پائیدار بیحد خوبصورت و دلفریب اور کام دینے میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ چھریاں خود بخود تیز ہوتی رہتی ہیں دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہیں۔ آپ نے اگر جلدی نہ کی۔ تو دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑیگا۔ آلو۔ پیاز وغیرہ کترنے اور مصالحہ پیسنے کے کارآمد پرزہ جات بھی ہر مشین کے ہمراہ دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں قیمہ کے ذریعہ بہت لذیذ صحت بخش کھانے تیار کرنے کی ترکیبیں سکھانے کیلئے ایک مفید پمفلٹ مفت دیا جاتا ہے

باایں ہمہ قیمت فی عدد صرف چھ روپے بارہ آنے ۱۲/۶ اخراجات بذمہ خریدار

علاوہ ازیں ہمارے ہاں چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ آبپاشی کے پمپ۔ خراس۔ بیلنے ہل چکیاں۔ آئل انجن۔ مقلوبرملز۔ چاولوں کی مشینیں۔ کماد کے بیلنہ جات۔ اور بادام روغن نکالنے کی مشینیں وغیرہ۔ نہایت مضبوط اور ہر لحاظ سے تسلی بخش تیار ہوتی ہیں۔ طلب کرنے پر باتصویر فہرست مفت ارسال خدمت ہوگی

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری (احمدیہ بلڈنگ) بٹالہ پنجاب

جلسہ سالانہ پر بہترین گھڑیوں کے نمونے

پیشگی رقم آنے پر محصول وغیرہ معاف

پتہ معہ ڈاکخانہ صاف لکھیں

ایام جلسہ میں صبح کے وقت کچھ دیر احباب کو موقعہ ملے گا۔ کہ وہ احمدیہ بازار میں مفید ترین گھڑیوں کے نمونے ملاحظہ فرما کر گھڑی حاصل کر لیں شریک جلسہ نہ ہونیوالے احباب کی خاطر چند نمونے درج ذیل ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ ان گھڑیوں کے خریدار ہر طرح فائدہ میں رہینگے۔ کیونکہ یہ گھڑیاں ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کی ہر ایک گھڑی کی ہر لحاظ سے مد مقابل ہیں۔ اور قیمت قریباً نصف۔ پس اس سے بہتر مشورہ اور کیا ہوگا۔ کیا ان کے مقابلہ میں اب بھی کوئی سمجھدار چار پانچ روپیہ کی نمائشی گھڑی خریدیگا۔

نمبر شمار	تعریف گھڑی	نکل کیس	چاندی	رولڈ گولڈ
(۱)	ویسٹ اینڈ کوئن ہائی کے مطابق	للعہ	۔	للعہ۱۴
(۲)	" سلیڈ ار کے مطابق	عہ للعہ	۱۳	۱۵
(۳)	" کیپ سلے کے مطابق	عہ للعہ	۱۳	۱۵
(۴)	" جیبی سیلس کے مطابق ۱۵ جوئل	للعہ	۱۳	

ایک تجربہ

گھڑی عہ نمبر ۲ پاس ۵ برس سے چل رہی ہے۔ آگے کافی پسندیدہ ہے۔ ۔۔۔ مرہلا خان احمدی پنجابی کلرک کوڈنگ فیکٹری شاہجہانپور

نوٹ

گھڑیاں ہر ایک تجربہ شدہ ہیں۔ اگر بعد میں کبھی شکایت ہو بلا اطلاع ہمارے پاس بھیج دیں۔ انکے حسب حال بغیر خرچ یا مناسب خرچ لیکر درست کر کے بھیجدی جائے گی۔

المشتہر

حافظ سخاوت علی ہیرو پرائسٹر

ہندوستان کی خبریں

—— مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند ۵ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو شام کے آٹھ بجے وفات پا گئے۔

—— پشاور گیارہ دسمبر۔ کابل کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کوہدامن میں ابھی تک اضطراب پایا جاتا ہے۔ وہاں کے کابل باغیوں کے استیصال کے لئے کوشاں ہیں چنانچہ ۲۳ اشخاص کابل لائے گئے۔ اور ان کے سر قلم کرا دئے گئے۔ اور چوراہوں پر نمائش کے طور پر لٹکا دئے گئے۔ فساد کی وجہ جنوبی ملاؤں کے فتوے بیان کی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حبیب اللہ (بچہ سقا) امام مہدی تھا۔ اور گو کافروں نے اسے گولی سے مار دیا ہے لیکن وہ ابھی تک حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح زندہ ہے۔ وہ بہت جلدی واپس آ کر نادر خان کو سزا دیگا۔ اور تخت واپس لیکر پھر اسلامی حکومت قائم کرے گا۔

—— ملک محمد حسین صاحب صدر بلدیہ لاہور نے اکثر ممبران میونسپلٹی کی مخالفت کی وجہ سے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔

—— لاہور ۹ر دسمبر۔ وا ئی کاؤنٹ پیل سابق وزیر ہند آجکل لاہور میں ہیں۔ وہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر ایک اہم بیان شائع کرنے والے ہیں۔

—— پشاور ۱۱ر دسمبر آل انڈیا دین کانفرنس کی بنارس برانچ نے ایک ریزولیوشن میں اسمبلی کے ممبروں سے ایک بل اسمبلی میں پیش کرنے کی درخواست کی ہے جس کی رو سے وہ ظلم۔ بد اخلاقی۔ یا کسی دیگر بیماری کی وجہ سے طلاق حاصل کر سکیں نیز والد اور خاوند کی جائیداد میں برابر کا حصہ لے سکیں۔

—— لاہور ۱۰ر دسمبر۔ پنڈت میلا رام وفا ایڈیٹر ویر بھارت ایک نظم بعنوان "فرنگی سے خطاب" شائع کرنے کی بنا پر زیر دفعہ ۱۵۳ اور ۱۲۴ الف گرفتار ہوئے تھے اور اب ضمانت پر رہا ہیں۔

—— لاہور ۱۲ر دسمبر۔ یہ خبر مشہور ہو رہی تھی۔ کہ مسودہ قانون انضباط حسابات کے خلاف احتجاج کے طور پر پنجاب کونسل کے ہندو ارکان اجلاس سے اٹھکر چلے آنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اس ارادہ کو ترک کر دیا چنانچہ وہ بحث و تمحیص میں پوری دلچسپی لیتے رہے۔

—— کلکتہ ۹ر دسمبر۔ حکومت بنگال نے ایک بنگالی کتاب "فنس راشیر باد" کی تمام جلدوں کو اس لئے قابل ضبطی قرار دیا ہے۔ کہ اس میں بغاوت آمیز لٹریچر ہے۔ اس کتاب کے مصنف پلکیش چندر سرکار ہیں۔

—— امرت سر ۸ر دسمبر۔ سکھ مشنری سوسائٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سکھ مذہب کی تبلیغ کے لئے ایک کتاب شائع کی جائے۔ جسے آل انڈیا کانگرس کے آئندہ اجلاس میں مفت تقسیم کیا جائے۔ سنا گیا ہے کہ تقریباً

ایک لاکھ جلدیں شائع ہونگی ٭

—— لاہور ۱۲ر دسمبر۔ باوجود بارش کے لاجپت رائے نگر میں کام بدستور ہو رہا ہے۔ اور اب کام کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ گذشتہ رات کسی نے کانگرس پنڈال کا سب سے بڑا اور موٹا رسا کاٹ ڈالا۔ اور کچھ چھوٹے رسے بھی کاٹے۔ رسے کاٹ کر اپنے ساتھ ہی لے گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈال کو گرانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن پنڈال گرا نہیں۔ اب رضا کار رات کو وہیں رہا کریں گے۔

—— مسلمانان بمبئی نے کمشنر پولیس کی توجہ ایک مرہٹی کتاب پر جس کا نام رنگیلا رسول ہے۔ مبذول کرائی تھی۔ اس کتاب میں کرشن کی سوانح حیات بیان کی گئی ہیں مسلمانوں نے اس کتاب کے مضامین اور نام پر اعتراض کیا تھا۔ گورنمنٹ کونسل نے اس کتاب کی تمام جلدوں کو زیر دفعہ ۹۹ الف ضابطہ فوجداری بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

—— لاہور ۱۰ر دسمبر۔ پرتاب رقمطراز ہے۔ کہ کمشنر نے میونسپل کمیٹی کو لکھا ہے کہ لالہ راجپت رائے کے مجسمے کے لئے گول باغ میں زمین دیدے۔

—— بمبئی ۱۰ر دسمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند اور امپیریل ایرویز کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ معاہدہ کی غرض یہ ہے۔ کہ ہوائی ڈاک کے سلسلے کو کراچی سے بمبئی تک توسیع دی جائے۔

—— دہلی ۹ر دسمبر جیل میں قیدیوں کے درمیان نسلی امتیازات کو دور کرنے نیز جیل کے دیگر قوانین پر غور کرنے کے لئے ایک نہایت اہم کانفرنس امپیریل سیکرٹریٹ نئی دہلی میں سر جیمز کریرار ہوم ممبر حکومت ہند کی صدارت میں شروع ہوئی۔ امید ہے کہ جیل کے آئندہ دستور العمل میں ترمیمات کے منظور ہو جانے کے بعد بہت سی تبدیلیاں واقع ہو جائینگی خیال ہے کہ کانفرنس میں سیاسی قیدیوں کو معافی دینے کے مسئلہ پر بھی بحث و تمحیص ہو گی جس کا مطالبہ رہنمایان ملک کے اعلان دہلی میں کیا گیا ہے۔ کانفرنس کا اجلاس مزید دو روز تک جاری رہیگا۔

—— امرت سر ۱۲ر دسمبر۔ آج بعد دوپہر پولیس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے دفتر رسالہ کرتی پر چھاپا مارا۔ اور رسالہ کرتی کے ماہ ستمبر کے تمام پرچے بحق مالک معظم ضبط کر لئے۔

—— مدراس ۱۲ر دسمبر۔ وائسرائے نے پریذیڈنسی مسلم لیگ کے جواب میں بیان کیا۔ کہ ہائیکورٹ میں ججوں کا تقرر فرقہ وار وجوہات پر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن میں مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے دعاوی کو نظر انداز کرنے کی بجائے ان پر ہر موقعہ پر احتیاط کے ساتھ غور کیا جاتا ہے۔ صرف قابلیت ہی عہدوں کا معیار ہے۔ مسلمانوں کو تعلیم کے ذریعہ اپنے دعاوی کو تقویت دینی چاہیئے۔ تا کہ ان کو سرکاری ملازمتوں میں کافی حصہ مل سکے ٭

ممالک غیر کی خبریں

—— رنگون ۹ر دسمبر۔ کل سر چارلس منرو جو حال میں جبل الطارق کے گورنر اور کمانڈر اعظم کے عہدے سے سبکدوش ہوئے تھے۔ انتر (۶۹) سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ متوفی ۱۹۱۵ء میں دردانیال کے مقام پر اور ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۰ء تک ہندوستان میں کمانڈر اعظم رہے تھے۔

—— لنڈن ۱۰ر دسمبر۔ مسٹر وجووڈ بین نے دارالعوام میں میجر گریم پول کو اطلاع دی۔ کہ مرکزی سائمن کمیٹی کی رپورٹ غالباً اس سال کے اختتام تک شائع ہو جائیگی۔

—— بغداد ۱۰ر دسمبر۔ سر فرانسس ہمفریز اور لیڈی ہمفریز اپنی دختر کے ہمراہ آج بغداد پہنچ گئے۔ انہوں نے فلسطین سے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر صحرا کو عبور کیا۔ ولیعہد عراق نے شاہ فیصل کی طرف سے مستقر ہوائی میں نئے ہائی کمشنر کا استقبال کیا۔

—— قاہرہ کے اخبار السیاست کو روما سے ایک تار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ امان اللہ خان نے اطالیہ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے متعلق ایک اعلان کیا ہے۔ اور ۲۵ لاکھ اطالوی فرانک کی قیمت سے ایک محل خرید لیا ہے۔ اور افغانی سفارتخانہ سے عنقریب اپنے جدید قصر میں آ جائینگے۔

—— لنڈن ۹ر دسمبر۔ امسال روس میں کرسمس منانا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ "روسی مجلس مخالف باری تعالیٰ" نے کرسمس کے خلاف باقاعدہ ایک مہم شروع کر دی ہے۔ اور حکومت نے صنوبر کی قسم کے درختوں کو جنہیں کرسمس کے ایام میں خاص طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے۔ کاٹنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے اور فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

—— لنڈن ۱۲ر دسمبر۔ ہندوستان میں ہائیکورٹ کا جسٹس بننے کے لئے وکیلوں پر سے پابندیاں ہٹانے کا جو بل میجر گراہم پول نے پیش کر رکھا ہے۔ اس کی پہلی خواندگی ہوس آف کامنز نے پاس کر دی۔

لنڈن ۱۱ر دسمبر۔ اس ہفتہ بڈاپسٹ میں ان عورتوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہو گی۔ جنکے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے خاوندوں کو زہر دیکر انکی زندگیوں کا خاتمہ کیا۔ مقدمہ میں حیرت انگیز انکشافات کی توقع کی جاتی ہے۔ عملی طور پر ایک گاؤں کی تمام عورتیں زیر حراست ہیں۔ انکے خلاف یہ سنگین الزام ہے۔ کہ وہ سالہا سال سے ناپسندیدہ اشخاص کو زہر دیکر عدم آباد کو روانہ کرتی رہی ہیں۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں لاشیں قبروں سے اکھاڑی جا رہی ہیں اور ان کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجے کے طور پر عورتوں کے خلاف مزید الزامات لگائے جائیں گے۔

—— لنڈن ۱۲ر دسمبر۔ ہندوستانی ریلوں کے خاص مصارف کے لئے ۱۷ر دسمبر کو بنک آف انگلینڈ ۶ ملین پونڈ کے ٹنڈر وصول کریگا۔ یہ قرض ۲۰ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو ادا کیا جائیگا ٭

(... نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)